عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۳ | ۶ تا ۱۲/ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۵/ جون تا یکم جولائی ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۵

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگذر

بہاء اللہ سے مرزا قادیانی تک

اخلاقی برتری کی ضرورت

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.co

فہم مثال دوں' گرمیوں میں سمندر میں ابخرات پیدا ہوتے ہیں' وہ ابخرات اٹھتے ہیں' گرمی سے وہ تحلیل ہوتے ہیں' پہاڑوں سے ٹکراتے ہیں اور موسلا دھار بارش بن کر برستے ہیں' ہم مون سون کو چادر یا شامیانہ سے نہیں روک سکتے' آج دنیا پر بداخلاقی کا مون سون چھایا ہوا ہے' یہ زرگری کا مون سون ہے' یہ خودغرضی کا مون سون ہے' نفس پرستی' ہوس اور عیش پرستی کا مون سون ہے' دل کے سمندر سے خودغرضی کے ابخرات' نفس پرستی کا شوق جب حد سے بڑھ جائے گا' عیش پرستی کی گرمی اسے گھلائے گی تو خودغرضی کا مون سون برسے گا' جو چادروں سے روکا نہیں جا سکتا۔

اس کا علاج:

دل کے مون سون کو روکنے کے لئے اللہ کا یقین' مرنے کے بعد اپنے اعمال کی جواب دہی کا یقین' اور جزا وسزا کا یقین ضروری ہے' ایک ایسا شخص جو ان بنیادوں کو نہیں مانتا' اپنے پیدا کرنے والے' روزی دینے والے' خالق و رازق کو نہیں پہچانتا' وہ دنیا پر اقتدار حاصل کر کے اس سے فائدہ کیوں نہ اٹھائے' وہ کمزوروں کا کیوں لحاظ کرے' وہ جانتا ہے کہ کوششوں سے اسے ایک موقع ملا ہے' وہ کہتا ہے کہ زندگی کے پورے مزے لے لو' جو لوگ کسی نہ کسی طرح اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے اوپر آ گئے' وہ کیوں کسی کی بالادستی مانیں' کیوں کسی کے قانون کا احترام کریں اور آج کا عیش کل پر کیوں چھوڑ دیں' اگر مجھے بھی معلوم ہو کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں اور لے دے کر یہی زندگی ہے تو پھر اس دنیا کا عیش کس دن کے لئے اٹھا رکھوں' عرب کا ایک نوجوان شاعر بڑا جوصلہ مند اور صاف گو تھا' وہ کہتا ہے کہ: دو قبروں کے ڈھیر برابر ہیں' اچھا وہ رہا جو خوب عیش کے مزے اڑا کر گیا اور بڑا نامراد ہے وہ جو تکلیفیں اٹھاتا رہا' جب مرنے کے بعد دونوں کو خاک ہونا ہے اور دونوں کا انجام ایک ہے تو میں کیوں اپنی حسرتوں کا خون کروں اور کس لئے ایثار کروں؟ جتنا زندگی کا لطف اٹھاؤں' میرا حق ہے۔

دوستو! ایک پرانے شاعر کا جو خدا اور آخرت کا قائل نہ تھا' اس کا یہ فلسفہ زندگی ہے' آج ہمارے اس ترقی یافتہ دور کا بھی یہی فلسفہ زندگی ہے' آج کا فلسفہ اور تعلیم بھی یہی ہے کہ کھاؤ پیو اور مست رہو' جب زندگی کا یہ نظریہ بن جائے تو اس سے یہی کردار تیار ہوگا جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

جنگوں کا ذمہ دار کون ہے؟

موجودہ طرز زندگی میں انسانیت کی بڑائی مال داری اور مادی عروج ہے' ہمارا لٹریچر' ہمارا آرٹ' ہمارا ادب سب یہی تعلیم دیتے ہیں کہ جس کے پاس مادی وسائل زیادہ ہوں اور جو جتنا زیادہ مال دار ہو' اتنا ہی وہ شریف ہے' دولت مند وہی آدمی ہے' غریب آدمی ہی نہیں' آج دنیا میں سارا فساد اسی طرز فکر اور اسی معیار زندگی کا ہے' اس کا نتیجہ ہے کہ ہر شخص جلد سے جلد مال دار بننا چاہتا ہے' اور اس کے لئے جائز و ناجائز سب طریقے اختیار کرتا ہے' اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ عزت' دولت ہی سے ہے۔

گزشتہ دونوں جنگیں مال و دولت اور عزت و وجاہت کی ہوس کا نتیجہ تھیں' ایک مرتبہ ٹرین میں ایک ہندو دوست سے میرا تعارف کرایا گیا' وہ چھوٹتے ہی کہنے لگے کہ دنیا میں سارا فساد مولویوں اور پنڈتوں کا برپا کیا ہوا ہے' ان کا پیشہ ہی یہ ہے' میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! پہلی اور دوسری جنگ عظیم مولویوں اور پنڈتوں ہی کی برپا کی ہوئی تھی' اس پر وہ خاموش ہو گئے' میں آپ سے کہتا ہوں کہ دنیا بھر کا خون پینے والے اور خون کی ہولی کھیلنے والے یہودی صفت کارخانہ دار تھے' ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں یہودی کارخانہ داروں کا ہاتھ تھا' ان کے اسلحہ کے بڑے بڑے کارخانے تھے' ان کو کھپانے کے لئے ان کو بڑی بڑی منڈیوں کی ضرورت تھی' ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت انہوں نے سازشیں کیں' وارداتیں کیں اور ملکوں اور قوموں کو لڑا دیا' ایک کارخانہ کو چلانے کے لئے انہوں نے اتنا بڑا فساد برپا کیا کہ جس میں لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں اور ملک کے ملک تباہ ہو گئے' بس آج قوموں کو ٹکرانے والا جذبہ یہ ہے کہ بس ہماری تجوری بھرے اور ہمارا بول بالا ہو اور ہمارا سکہ چلے' ہماری قوم سرفراز ہو' یہ بڑے پیمانہ کی خودغرضیاں سارے فتنہ وفساد کی جڑ ہیں' تہذیب یا کلچر' یا زبان کا اختلاف فساد کا باعث نہیں ہوا' میں پوچھتا ہوں کیا ایک کلچر' ایک تہذیب اور ایک قومیت کے لوگ نہیں لڑے؟ عرب میں قبیلہ سے قبیلہ لڑا ہے' جس کی ایک ہی زبان اور ایک ہی کلچر تھا' افغانستان میں پٹھان' پٹھان سے' پاکستان میں مسلمان' مسلمان سے اور ہندوستان میں ہندو' ہندو سے لڑتا ہے' اس ٹکراؤ میں نفسانی اغراض کام کر رہی ہیں' خود غرضیاں ٹکرا رہی ہیں' غرض کا مذہب ٹکرا رہا ہے۔

اندر کا لاوا باہر کو پھونک رہا ہے:

پیغمبروں کا طریقہ یہ ہے کہ دل کی خرابی دور ہو' باہر جو بگاڑ ہے' وہ اندر سے پھوٹ رہا ہے' اندر کا لاوا باہر کو پھونک رہا ہے' ہم سمجھے کہ باہر کی خرابی اندر گھس گئی ہے اور باہر کی اصلاح میں لگ گئے' جس طرح سارے جسم پر دل کی بیماری کا اثر پڑتا ہے' اسی

طرح پورے نظامِ زندگی پر نیتوں کے فتور اور ذہنیت کی خرابی کا اثر پڑتا ہے' پرانے قصوں میں آتا ہے کہ ایک بادشاہ سیر و شکار میں اپنے ہم راہیوں سے جدا ہوگیا اور اس کو رات ایک بڑھیا کی جھونپڑی میں گزارنا پڑی' بڑھیا نے دودھ دوہا' وہ سیروں اترا' بادشاہ نے یہ ماجرا دیکھا تو اس پر ٹیکس لگانے کا ارادہ کیا' دوسرے وقت بکری کا دودھ کم ہوگیا' بادشاہ وہیں بیٹھا تھا' بڑھیا اس کو پہچانتی نہیں تھی' بڑھیا نے بڑے افسوس سے کہا کہ آج بکری کا دودھ کم ہوگیا' شاید بادشاہ کی نیت میں فتور آگیا۔

انسان اس دنیا کا بادشاہ ہے' اس کی نیت میں فتور آگیا' اس کا دل بگڑ گیا' اس لئے یہ سب فساد اور خرابی نظر آرہی ہے' پیغمبر کی نظر بہت گہری ہوتی ہے' وہ کہتے ہیں کہ دل کا گناہ دھولو' دلوں کو مانجھو' دل ٹھیک کرو' دل کا بگاڑ ہی تو ہے کہ ہوا' چور بازاری شروع ہوگئی اور جب قیمتوں کا کنٹرول ہوا تو سامان مفقود ہوگیا اور لوگ ضرورت کی چیزوں کو ترسنے لگے' جب تک انسان کا پاپی من درست نہیں ہوتا' کچھ درست نہیں ہوسکتا' کیمونزم نے بھی اس حقیقت کو نظر انداز کیا کہ بگاڑ اندر سے شروع ہوتا ہے' وہاں بھی من کی کوئی فکر نہیں کی گئی' مزدور فاقہ مستی کررہے ہیں' وہ (افسران ولیڈران) ان کے خون اور پسینہ پر عیش پرستی کررہے ہیں' ان کی لاشوں پر شاندار عمارتیں تیار کررہے ہیں' ان (افسران و لیڈران) نے ایسے حالات پیدا کردیئے کہ ہر طرف من مانی ہورہی ہے۔

نشہ بندی کی کوشش میں امریکا کی ناکامی:

ہماری سوسائٹی پاپی ہوگئی ہے' اس میں ظلم کا رجحان پیدا ہوگیا ہے' صرف شکوہ گلہ سے دنیا کی اصلاح نہیں ہوسکتی' دل صرف خدا کے خوف سے سدھر سکتا ہے' وہ صرف پیغمبروں کے بتلائے ہوئے طریقہ سے درست ہوسکتا ہے' اگر محض علم و ادب یا آرٹ اور سائنس سے درست ہوسکتا تو یورپ کا دامن گناہ سے بالکل پاک ہوتا' امریکا میں نشہ بندی کا منصوبہ بنایا گیا' اس کے خلاف محاذ جنگ قائم ہوا' امریکا نے کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے' ایک زبردست مہم چلائی گئی اور ایڑی چوٹی کا زور شراب بند کرنے پر لگادیا گیا' اس کے خلاف انتہائی زبردست اور وسیع لٹریچر تیار کیا گیا کہ اگر سب اخبارات' اشتہارات اور میگزینوں کو پھیلایا جائے تو کئی میل تک پھیل جائے' لیکن جتنی کوشش کی گئی' امریکا کی مہذب اور تعلیم یافتہ قوم کو اس کی اور زیادہ ضد ہوگئی' شراب کا استعمال پہلے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوگیا' آخر حکومت نے عاجز آکر قوم کے ارادہ اور ضد کے مقابلہ میں ہار مان لی اور قانون واپس لے لیا' یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خارجی انتظامات اور دماغ کے راستہ سے جو کوششیں کی جاتی ہیں' وہ ناکام رہتی ہیں' اور ان کا کوئی بڑا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا' امریکا کی پڑھی لکھی اور مہذب دنیا نے لٹریچر اور ادب کے معقول اور وزنی دلائل کی ذرا پرواہ نہیں کی اور اپنے نفس اور خواہش کا ساتھ دیا۔

ملک کے لئے سب سے بڑا خطرہ:

اس ملک میں جو اخلاقی انارکی پھیلی ہوئی ہے' وہ یہاں کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے' افسانے اخلاق سوز باتیں پھیلا رہے ہیں' ہماری نئی نسلوں کو حیا سوز انجکشن دیئے جارہے ہیں' سینما کے پردوں پر گناہ دکھایا جارہا ہے' آنکھوں سے' کانوں سے دل میں گناہ اتارا جارہا ہے' اخبار اور رسالے گناہ کی کھلم کھلا تبلیغ کررہے ہیں' اور اس کا کوئی توڑ نہیں' ہم صفائی سے علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمیں آزادی ملی' اللہ کی بڑی نعمت ہے' لیکن اگر ہم اخلاق پر کنٹرول نہیں رکھ سکتے تو آزادی بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

پیغمبروں کی تعلیم سے پیدا شدہ اخلاق:

پیغمبروں کی تعلیم سے جو اخلاق بنتے ہیں' وہ مستقل اور مصلحت اندیشی سے پاک ہوتے ہیں' نفع ہو یا نقصان' جان جائے یا رہے' وہ اعلیٰ اخلاق کو نہیں چھوڑتے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ایسا ذہن بنا تھا کہ خلیفہ عمر فاروقؓ جو اس وقت متمدن دنیا کے سب سے بڑے فرمانروا تھے' ایک رات حکومت کا کام کررہے تھے' سرکاری چراغ جل رہا تھا' ایک ملنے والے آگئے' وہ سلام کرکے مزاج پوچھنے لگے' حضرت عمرؓ نے جواب دینے سے پہلے چراغ بجھادیا' پھر ٹمٹماتا ہوا دیا منگایا' آنے والے نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو کہا کہ وہ بیت المال کا چراغ تھا' ہم آپس کی باتیں کرنے لگے' اس لئے میں نے اسے گل کردیا کہ اگر اس کی روشنی میں گھریلو باتیں کروں گا تو اللہ کو کیا جواب دوں گا؟

ایسی احتیاط کے نمونے کہیں کریملن (روس) کی حدود میں نظر آسکتے ہیں؟ یہ اخلاقی قدریں اور روحانی بلندیاں ان کے خیال میں بھی نہیں آسکتیں' وہ زیادہ سے زیادہ اتنا سوچ سکتے ہیں اور ان کے خیال کی پرواز یہیں تک محدود ہے کہ ہر انسان کو پیٹ بھر کھانا' دوا اور رہنے کو مکان میسر ہو' ان سے بیگار نہ لو' ان کی خواہشات کا احترام کرو وغیرہ وغیرہ۔

خلیفہ دوم حضرت عمرؓ جو ایران اور رومن ایمپائر کی دو زبردست شہنشاہیوں کے زبردست فاتح تھے' ان کے زمانے میں قحط پڑا تو اچھی غذا اپنے اوپر حرام کر لی' وہ سرخ و سفید تھے' لیکن تیل کھاتے کھاتے ان کے چہرے کا رنگ سانولا ہو گیا۔

سب سے بڑی وطن دوستی اور ملک سے وفاداری:

ہم سیدھی سادی بات یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے راستہ کی دعوت دینے آئے ہیں' ہم اس بنیاد پر انسانوں کو انسانیت کی دعوت دینے آئے ہیں' ہم اس کو سب سے بڑی وطن دوستی اور ملک سے وفاداری سمجھتے ہیں' ہم سے زیادہ کوئی اس کی خدمت نہیں کر سکتا' ہم مانتے ہیں کہ ملک کے لئے ایسے ادارے ضروری ہیں' جن سے ملک ترقی کرے' ہم ان کی تحقیر نہیں کرتے' ملک کے لئے تعلیمی اداروں' شفا خانوں' صفائی کے محکموں کی ضرورت ہے' ملک کو رسل و رسائل' دفاع اور دوسرے محکموں کی ضرورت ہے' ان سب کے باوجود ملک میں ظلم' اندھیرا اور دوسرے کے پیٹ کاٹنے کا جو طاعون پھیلتا جا رہا ہے' اسے نہ روکا گیا تو اس کی عزت' اس کا وقار' اس کی آزادی خاک میں مل جائے گی' ہم سب سے کہتے ہیں کہ یہ ملک کی سب سے پہلی ضرورت ہے' وہ تمام ادارے جنہیں میں پہلے ضروری اور مفید کہہ چکا ہوں' سب اس کے بعد آتے ہیں' ہم اس حقیقت کے پرچار کے لئے گھر سے نکلے ہیں' کوئی اور اس کام کو کرتا ہوتا تو اس کے ساتھ تعاون کرتے۔

ہماری دعوت:

ہم علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں حصہ رسد بٹانے نہیں آئے تھے' ہم ان ملکوں کو چھوڑ کر جو خود دولت سے بھرے ہوئے تھے' یہاں کی دولت میں حصہ لگانے نہیں آئے تھے' ہم ایک مشن' ایک خدمت پر آئے تھے' ہم یہاں خدا کے بندوں کو خدا کا بندہ بنانے آئے تھے' یہاں جو مسلمان آئے تھے' وہ اخلاق' محبت' خدا پرستی کا پیغام لے کر آئے تھے' انہوں نے اس ملک کو کچھ دیا' لیا نہیں' وہ یہاں سے کچھ لینے نہیں آئے تھے' اس کو کچھ دینے آئے تھے' وہ رہنے آئے تھے' یہاں سے جانے کے لئے نہیں آئے تھے' اگر ایسا سوچتے تو اتالہ کی ایسی شاندار و پائیدار مسجد نہ بناتے' وہ تو خدا پرستی اور انسان دوستی کی دعوت دیتے تھے' کہاں عرب' کہاں کے عجم' یہ سب ہماری بنائی ہوئی خود ساختہ حدیں ہیں' ساری دنیا کے پیدا کرنے والے خالق و مالک اور رازق اور ساری دنیا کو بغیر شرکت کے چلانے والے ایک اللہ کی طرف سے وہ یہ تعلیم لائے تھے' انہوں نے دنیا سے لئے بغیر ساری دنیا کی خدمت کی' انہوں نے سچے موتیوں سے انسانیت کی جھولی بھر دی اور اپنے ہاتھ خالی رکھے' اپنے بچوں کی مطلق فکر نہ کی اور اپنے کنبے کی طرف سے آنکھیں بند کر کے پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر لوگوں کی خدمت کی' ان کی تکلیفوں کو راحتوں سے بدلا' جو آیا غرباء میں تقسیم کیا' ضرورت مندوں کی جھولیاں بھریں' انہیں خادم اور ملازم دیئے اور اپنے بچوں کو بالکل محروم رکھا' ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر لیٹے تھے' جسم پر نشانات پڑ گئے تھے' حضرت عمرؓ نے دیکھا تو کہا: اللہ اکبر! آپ اللہ کے رسول ہو کر اس تکلیف میں رہیں اور دنیا کا خون چوسنے والے ظالم قالینوں اور مسہریوں پر آرام کریں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرؓ! عیش تو آخرت کا عیش ہے۔

مسلمانوں کی غلطی:

ہم مسلمانوں سے کڑوی بات کہتے ہیں' ہم ان سے کہتے ہیں کہ تم نے ان باتوں کو مانا ہے' تمہارا ان پر ایمان ہے' تم ان اخلاق و کردار کو چھوڑ کر جانوروں کی سطح پر آ گئے' تم اپنے کردار اور عمل سے اسلام کو بدنام کرتے ہو' اس کے روشن نام کو بٹہ لگاتے ہو' تم دنیا کو اسلامی زندگی کی جو چلتی پھرتی فلم دکھلا رہے ہو' وہ بڑی افسوسناک ہے' تم نے جو زندگی کا نمونہ پیش کیا ہے' اس میں کون سی جاذبیت ہے؟ پہلے تم جس راہ سے گزر جاتے تھے' نقش چھوڑ جاتے تھے' دیر تک تمہاری خوشبو محسوس ہوتی رہتی تھی' جیسے نسیم کی خوشگواری محسوس ہوتی رہتی ہے' مسلمان جدھر سے گزر گئے' گلی کوچے معطر کر گئے' اور جہاں سے چلے آئے وہاں سے سفارتیں بھیجی گئیں کہ ہمارے ملک میں سب کچھ ہے' مسلمان نہیں ہیں' جنہیں دیکھ کر لوگ اپنی زندگی درست کریں اور جو ان کے مقدمات و معاملات میں بے لاگ فیصلہ کریں' ان کی خواہش پر مسلمان بھیجے گئے' افسوس اب تم ایسے بن گئے کہ تمہارے نہ ہونے سے ملک میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی' آج تک کسی نے اپنے ملک سے ماہرین فن' ڈاکٹروں اور دستکاروں کو نکالا ہے؟ مشرقی پنجاب میں لوہاروں کی ضرورت تھی تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ بسائے گئے' اگر تم میں اخلاقی برتری ہوتی تو اخلاقی ضرورت کا احساس مجبور کرتا کہ تمہیں ملک کی امانت سمجھ کر رکھا جائے' تمہارے دودھ والے پانی ملانے سے پرہیز کرتے' تمہارے درزی کپڑا بچانے کو عیب سمجھتے' تمہارے دستکار اور مزدور محنت سے پورا دن لگ کر کام کرتے' تمہارے حاکم رشوت کو حرام سمجھتے تو دنیا کا کوئی ملک تمہاری جدائی کو گوارا نہ کرتا۔

☆☆.........☆☆

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جب مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال ختم ہوجاتے ہیں' سوائے تین اعمال کے: (۱) صدقہ جاریہ (جیسے کسی نے مدرسہ بنایا' نہر کھدوائی' یتیموں کی نگہبانی کے لئے کوئی جائیداد وقف کردی جس سے فوائد ہمیشہ حاصل ہوتے رہیں گے' ایسا کام کرنے والے کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا) اور (۲) کسی کو پڑھایا ہے' جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں' اور (۳) وہ اولاد جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوا اور اس نے کہا کہ میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی ہے' اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کا فائدہ اس کو پہنچے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اس اعرابی نے کہا کہ تم فلاں کے لڑکے نہیں ہو؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک سواری دیئے جانے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اونٹ پر چڑھتے چڑھتے تھک جاتے تو کچھ راستہ خچر پر بیٹھ کر طے کرلیتے تھے جو اپنے ساتھ رکھتے تھے' وہی جانور اس بدو کو آپ نے دلوادیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کے سر پر رکھ دیا۔ کچھ لوگوں نے جو ان کے ساتھ تھے' کہا کہ اس شخص کے لئے دو درہم بہت تھے' تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے باپ کے دوستوں کا لحاظ رکھو اور ان کے اس تعلق کو کاٹو نہیں' کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تمہارے دل کی روشنی بجھادے۔

مولانا عبداللہ عباس

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام سعادت مندیوں سے بڑھ کر سعادت مندی (تمام نیکیوں سے بڑھ کر نیکی) یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے احترام کا تعلق قائم رکھے۔

جو شخص تمہارے والد سے برادرانہ تعلق رکھتا ہو اس سے تعلق منقطع نہ کرو' کیونکہ یہ بات تمہارے دل کی روشنی کو بجھادیتی ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ الزرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد مدینہ منورہ کی مسجد میں حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے' تو وہاں پر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے بھتیجے کے کاندھے کا سہارا لئے گزر رہے تھے' مجلس سے آگے نکل گئے' پھر لوٹ کر ان لوگوں کی طرف واپس آئے اور فرمایا کہ عمرو بن عثمان جو چاہے کرلو (یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی) قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھ مبعوث کیا! کہ یہ بات اللہ عزوجل کی کتاب (تورات) میں ہے (یہ بات دو مرتبہ کہی) کہ جس سے تمہارے والد اپنا تعلق رکھتے تھے' اس تعلق کو مت توڑو ورنہ تمہارا دل بے نور ہوجائے گا۔

محبت وراثت میں ملتی ہے:

حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات کافی ہے' جس میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ محبت وراثت میں ملتی ہے۔

(اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے انتہائی دوستی یا محبت رکھتا ہے تو اس کی اولاد میں محبت کا جذبہ پایا جاتا ہے گویا ایسی محبت اللہ کی طرف سے وراثت میں ملتی ہے' وراثت کا مطلب یہاں مال اور جائیداد کا حصہ دار ہونا نہیں ہے)۔

کوئی شخص اپنے باپ کا نام لے کر نہ پکارے اور اس سے پہلے کسی مجلس میں نہ بیٹھے:

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے

والد یا کسی اور شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا۔ ان میں سے ایک کے بارے میں پوچھا کہ یہ تمہارے کیا لگتے ہیں؟ اس نے کہا: میرے والد۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ان کا نام لے کر مت پکارو' ان کے آگے مت چلو اور کسی مجلس میں ان سے پہلے مت بیٹھو۔

کیا کوئی شخص اپنے والد کو کنیت سے پکار سکتا ہے؟

حضرت عبیداللہ بن موہب شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو (ان کے بیٹے) سالم نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن' نماز کا وقت ہو گیا۔ (یعنی سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے نام سے کنیت دے کر متوجہ کیا' عربوں میں آپس میں ادب و احترام کا یہ طریقہ ہے کہ کسی شخص کو مخاطب کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ اس کا نام لیا جائے یہ کہا جائے گا "فلاں کے باپ" اور اگر کسی کا بیٹا نہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو تو اس کو کسی مناسب نام سے کنیت کا اضافہ کرتے ہیں جیسے ابو صالح حالانکہ صالح کسی کا نام نہیں ہے بلکہ مخاطب کو یہ باور کرانا ہے کہ ہم تم کو ایک صالح آدمی سمجھتے ہیں)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کسی واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ ابو حفص (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے یہ فیصلہ کیا۔

صلۂ رحمی کا واجب ہونا:

حضرت کلیب بن منفعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کس کے ساتھ حسن سلوک اور سعادت مندی کا تعلق رکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی والدہ سے' اپنے باپ سے' اپنی بہن سے' اپنے بھائی سے اور اپنے رشتہ دار سے (یعنی اسی ترتیب سے)۔

درمختار میں ہے کہ رشتہ داری کا تعلق رکھنا واجب ہے خواہ اس طرح کے آپس میں علیک سلیک کرلیا کریں' کوئی ہدیہ بھیج دیں' کسی موقع پر معاونت کریں' کبھی ایک ٹھکانے بیٹھے آپس میں باتیں کریں' خوشروئی اور خوش کلامی سے پیش آئیں اور اگر ایک دوسرے سے دور ہوں تو کبھی کبھی خط لکھ لیا کریں اور خود جا سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری:

"اور آپ اپنے نزدیک کے کنبہ کو ڈرایئے۔" (شعراء:۲۱۴)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور پکارا کہ اے آل کعب بن لوی! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو! اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالو! اے اولاد ہاشم! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالو! اے اولاد عبدالمطلب! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالو! اے فاطمہ بنت محمدؐ! اپنے آپ کو آگ سے بچالے' کیونکہ اللہ کے حضور میرا کوئی بس نہیں چلے گا۔ اگرچہ تمہارے رشتہ کا حق ہے جس کی ادائیگی اور اس کو تروتازہ رکھنا چاہتا ہوں۔

صلۂ رحمی:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا' جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے' بدو نے کہا کہ مجھے وہ بات بتایئے جو مجھ کو جنت سے قریب کردے اور آگ سے دور کردے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو' کسی شے کو اس کا شریک نہ کرو' نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور صلۂ رحمی کے حقوق ادا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اپنی مخلوق پیدا کی اور جب اس کام سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہوا' تو فرمایا: ٹھہرو! تو رحم نے کہا: یہ وہ مقام ہے جہاں قطع رحمی سے تیری پناہ طلب کی جاتی ہے' فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے رشتہ جوڑے اور اس سے تعلق منقطع کرلوں جو تجھ سے تعلق کو توڑتا ہے؟ تو رحم نے کہا: ہاں یارب! فرمایا: تم کو مل گیا جو تو نے مانگا' پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو:

"سو اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم دنیا میں فساد مچادو اور آپس میں قطع قرابت کردو۔" (محمد:۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ آیت کریمہ:

"اور قرابت دار کو اس کا حق (مالی وغیر مالی) دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا۔" (الاسراء:۲۶)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تمام حقوق کے درمیان جو سب سے بڑا حق ہے' اس سے بات شروع کی اور یہ دکھایا کہ اگر اللہ کے نزدیک کوئی شخص بہترین عمل پیش کرسکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ رشتہ داری کا حق ادا کرے اور بے سہارا شخص اور مسافر کی مدد کرے' اور

یہ بھی بتلایا کہ اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو جس سے رشتہ دار اور مسکین و مسافر کی مدد کرے تو اللہ کی اس رحمت کی طلب میں جس کی وہ امید کرتا ہے' ان سے شیریں کلامی سے پیش آئے اور اچھے وعدے کرے گویا کہ وہ موجود ہے اور اس کو پورا کرا دے گا' اور فرمایا گیا جس کا مفہوم ہے: اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لینا چاہئے (یعنی بخل مت کرو) اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہئے (یعنی بالکل ہی لٹانے پر نہ تل جاؤ) ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم تھک ہار کر بیٹھ جاؤ گے (یعنی دوسرے مانگنے والے آئیں گے تو تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا) تو وہ تم کو ملامت کریں گے۔ (الاسراء:۲۹)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو بخل کرو اور نہ اسراف سے کام لو' درمیانی حالت مناسب ہے۔

رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں' میں رشتہ داری کا حق ادا کرتا ہوں مگر وہ کاٹتے ہیں' میں ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آتا ہوں' وہ میرے ساتھ برائی کا برتاؤ کرتے ہیں' وہ ظلم و زیادتی کے ساتھ پیش آتے ہیں' میں صبر اور چشم پوشی سے کام لیتا ہوں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر واقعہ یہی ہے جو تم کہہ رہے ہو تو گویا کہ تم ان کے منہ میں خاک بھر رہے ہو' اور اللہ کی طرف سے ایک واقف کار پشت پناہ موجود ہے جب تک کہ تمہارا ایسی برتاؤ ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رحمن ہوں (بے انتہا رحم کرنے والا) اور میں نے "رحم" کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام رحمن کے مادہ سے نکال کر اس کو رحم کا نام دیا ہے' پس جس نے رشتہ داری کو جوڑے رکھا' اس کو میں نے جوڑے رکھا اور جس نے مقاطعہ کیا' میں نے اس کا مقاطعہ کیا۔

حضرت ابوالعنبس کہتے ہیں' میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' وہ طائف میں تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمروؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انگشت مبارک موڑ کر فرمایا کہ "رحم" رحمن سے مشتق ہے' جو اس کو جوڑتا ہے اللہ اس کو جوڑتا ہے اور جو اس کا کاٹتا ہے اللہ اس کو کاٹتا ہے' قیامت کے روز وہ منہ کھول کر اور صراحت کے ساتھ اپنا حق مانگے گا۔

حضرت عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "رحم" اللہ تعالیٰ کی صفت رحمن سے مشتق ہے' پس جس نے اس کو جوڑا' اللہ نے اس کو جوڑا اور جس نے اس کو کاٹا' اللہ نے اس کو کاٹا۔

صلۂ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے:

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص کو خواہش ہو کہ اس کے رزق میں وسعت دی جائے اور اس کو لمبی عمر دی جائے تو اس کو چاہئے کہ رشتہ داری کے حقوق ادا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت دی جائے اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی رشتہ داری کا خیال رکھے (یعنی رشتہ داری کا حق ادا کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے)۔

جس نے رشتہ داری کا لحاظ رکھا اللہ نے اس کو اپنا محبوب بنالیا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اپنے رب سے ڈرتا ہے اور رشتہ داری کا حق ادا کرتا ہے تو اس کی عمر بڑھادی جاتی ہے اور اس کے مال میں وسعت دی جاتی ہے اور اس سے اس کے خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ جو اپنے رب سے ڈرا اور اپنے رشتہ داری کا خیال رکھا تو اس کی عمر بڑھادی گئی' اس کے مال میں وسعت دی گئی اور اس کے خاندان والوں نے اس سے محبت کی۔

رشتہ داروں کا درجہ بدرجہ حق ادا کرنا:

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تم کو ہدایت کرتا ہے (عربی لفظ وصیت کرتا ہے) تمہاری ماؤں کے بارے میں' پھر ہدایت کرتا ہے باپ دادا کے بارے میں' پھر ہدایت دیتا ہے زیادہ قریب کے رشتہ داروں اور ان کے بعد جو ان سے قریب ہوں' ان کا حق قرابت ادا کرے۔

حضرت ابو ایوب سلیمان رضی اللہ عنہ جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک

باقی صفحہ 22 پر

پہلی قسط

بہاء اللہ سے مرزا قادیانی تک

بہاء اللہ اور مرزا قادیانی کے مختلف دعوے اس مضمون میں فاضل مصنف نے جمع کر دیئے ہیں۔ چونکہ ملا محمد اٹکی اور بہاء اللہ کے نظریات اور اسی طرح صدیق دیندار اور مرزا قادیانی کے نظریات ایک دوسرے کا گویا عکس تھے اس لئے فاضل مصنف نے ملا محمد اٹکی اور صدیق دیندار کے عقائد ونظریات بھی بہاء اللہ اور مرزا قادیانی کے دعاوی کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

مولانا محمد نذر عثمانی

بہاء اللہ:

بہاء اللہ مدعی مہدی آخر الزماں تھا' اس کا پورا نام حسین علی بہاء اللہ تھا' اس کا دعویٰ اس کی کتابوں سے درج کیا جاتا ہے:

"تمام آسمانی کتابیں بشارتوں اور یوم اللہ کی نشانیوں سے لبریز ہوگئیں' لوگوں کے دل اسی امید پر ۱۲۶۰ سال تک مطمئن رہے' یہاں تک کہ ستارہ درخشاں الٰہی افق فارس سے چمک اٹھا اور آتش حقیقت کا نورانی شعلہ شیراز سے بھڑکا' صبح صادق کی علامت آشکارا ہوگئی اور قائم موعود کے ظہور کی ہر طرف سے صدا آنے لگی: "مبارک' مبارک کہ صبح ہدایت نے سانس لیا کہ ندائے جانفزا نے دنیا کا احاطہ کرلیا۔" (اہل بہاء کا مقصود بحوالہ کتاب الفرائد علامہ ابوالفضل گلپائیگانی صفحہ ۹/۱۰)

بہاء اللہ نے مزید لکھا کہ:

"اے انتظار کرنے والے! اب صبر نہ کر کیونکہ وہ محبوب آ گیا' اس کے ہیکل کو دیکھ اور اس کے جلال کو اس میں جلوہ گر مشاہدہ کر' یہ وہی ازلی نور ہے جو ایک نئے ظہور میں ظاہر ہوا ہے۔" (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۳۹ مصنفہ جے ای ایلمنٹ)

"بہت سے لوگ بے تابی کے ساتھ خدا کے موعود ظہور کے منتظر تھے اور انہیں اس بات کا مکمل یقین تھا کہ اس کی آمد کا وقت بالکل قریب ہے۔" (بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۲۷)

"یہ وہ دن ہے کہ جب نوع بشر موعود کا مبارک چہرہ دیکھ سکتی ہے اور اس کی آواز سن سکتی ہے' خدا کی ندا بلند کر دی گئی ہے اور اس کے چہرے کا نور انسانوں پر ظاہر کر دیا گیا ہے' ہر شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے دل کے لوح سے تمام بے ہودہ اور فضول باتیں محو کر دے اور عدل وانصاف کے ساتھ اس ظہور کی علامات' اس کے مشن کے دلائل اور اس کی عظمت کی نشانیوں کا مشاہدہ کرے۔" (گلینیگر فرام دی ہنگز آف بہاء اللہ صفحہ ۱۰/۱۱)

امام مہدی ہونے کا ایک دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار صدیق دیندار تھا' اس کے دعوے کو بھی آپ اس کی کتب سے ملاحظہ فرمائیں:

"بیلی میں ایک عورت میرا وعظ سن رہی تھی' روحانیت کا اتنا اثر ہوا کہ جدھر دیکھے چن بسویشور (صدیق دیندار) نظر آ رہا ہے اور ہر ایک آواز چن بسویشور کی ہے' اگر مرغ بانگ دے تو چن بسویشور کہتا ہے اور بچہ بھی روتا ہے تو چن بسویشور ہی کہتا ہے' کئی دن ایسا رہا' اس معاملہ سے وہ عورت گھبرا گئی' اپنے خاوند کو لے کر میرے پاس آئی' میں نے بیعت لے کر دعا دی اب تک وہ اچھی ہے' بہت سے لوگ ہیں جو بعد وعظوں کے پکار اٹھے کہ آپ مہدی ہیں' بعض نے مہدی مان کر بیعت کرلی۔" (خادم خاتم النبیین صفحہ ۴۸)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف انگلی سے اشارہ کرکے عوام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص اس میں فنا نہ ہوگا وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتا (نعوذ باللہ)۔" (خادم خاتم النبیین ص ۸)

قارئین محترم! یہ ان دشمنان اسلام کے دعاوی کی پہلی سیڑھی ہے' جس سے آپ نے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک اپنے دعوے میں دوسرے سے بڑھ کر ہے' بقول شاعر:

رنج آسماں میں ہے نہ راحت زمیں میں ہے
اپنے ہی حسن کا جوش ہے سب کچھ ہمیں میں ہے

ماموریت من اللہ۔

مندرجہ بالا ان چاروں دشمنان اسلام کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ مامور من اللہ ہیں' جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اللہ کا یہی فرمان ہے۔ ان گمراہ کن عقائد ونظریات کو اللہ کی طرف منسوب کرنے میں انہیں ذرا بھی شرم نہیں آئی' اس دعوے کو بھی بہاء اللہ' مرزا قادیانی اور صدیق دیندار وغیرہ کی اصل

کتابوں سے ملاحظہ فرمائیں:

ملا محمد اٹکی:

''مہدی (ملا محمد اٹکی) کے بتائے ہوئے دین پر چلنا فرض ہے' مہدی کا اقرار ہر پیغمبر پر فرض ہے۔'' (قلمی نسخہ شے محمد ص ۹۹/۱۰۰)

''مہدی (ملا محمد اٹکی) آخری شریعت لے کر آیا ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے' حضور مجملہ انبیاء کے ایک نبی تھے' اب مہدی کی شریعت رائج ہوگئی اور قیامت تک یہی جاری رہے گی۔'' (توکیں دور)

ملا اٹکی نے اپنے عقائد ونظریات کو ذکریوں میں پھیلایا' اس میں اہم ترین بات یہ تھی کہ ان کے نزدیک اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں کیونکہ اب ملا اٹکی کے آنے کے بعد دین کی تعبیر وتفسیر وہی معتبر ہوگی جو وہ خود کرے' کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ محمد مہدی تمام انبیاء سے افضل ہے' بایں وجہ ملا اٹکی کے ہر حکم کو ماننا ذکریوں کے لئے فرض عین ہے۔ ''ثنائے مہدی'' نامی کتاب کے صفحہ ۹ پر اس کی مزید وضاحت ان الفاظ میں ملتی ہے کہ: قرآن مجید کا نزول اگرچہ بواسطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ہے مگر وہ مہدی کے لئے نازل ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی وہی تعبیر وتفسیر معتبر ہے جو محمد مہدی (ملا اٹکی) سے منقول ہو۔''

''خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔'' اکبر الہ آبادی مرحوم انہیں سے تو نالاں ہو کر یہ کہہ گئے:

صورت فانی سے آخر کیوں نہ پہچانے گئے
مجھ کو حیرت ہے کہ یہ بت کیوں خدا مانے گئے

مرزا غلام احمد قادیانی:

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ وہ بھی مامور من اللہ ہے' ویسے تو مرزا قادیانی نے اتنے دعوے کئے ہیں کہ ان کو شمار کرنا بھی بہت مشکل ہے' لیکن اس مشکل کو بھی علمائے کرام کی ایک جماعت نے آسان کر دیا' مرزا قادیانی کے تمام دعووں کو جمع کرنے والے مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری لکھتے ہیں: بہت کم مدعی ایسے گزرے ہیں جن کے دعووں کی تعداد دو یا تین تک پہنچی ہو' البتہ مرزا غلام احمد اس عموم سے مستثنیٰ ہیں' اس شخص کے دعووں کی کثرت اور تنوع کا یہ عالم ہے کہ ان کا استقصا اگر دوسروں کے لئے نہیں تو کم از کم میرے لئے محال ہے' تاہم سطحی نظر سے (مرزا) قادیانی کے جو دعوے اس کی کتابوں میں دکھائی دیتے ہیں ان کی تعداد چھیاسی ہے۔ (ائمہ تلبیس ص ۳۵۴' قادیانیت کا سیاسی تجزیہ ص ۲۰۵)

مرزا قادیانی کے مختلف دعاوی پر علمائے کرام نے اپنی اپنی تحقیق کے مطابق کام کیا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے ''دعاوی مرزا'' میں مرزا قادیانی کے ۴۴ دعووں کو بیان کیا ہے جبکہ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے مرزا کے دعووں کی تعداد ۶۰ بیان کی ہے۔ ''الہامی گرگٹ'' میں مرزا قادیانی کے ۷۱ دعووں کو نقل کیا گیا ہے جبکہ حضرت مولانا تاج محمود فیصل آبادیؒ نے مرزا قادیانی کے خصوصی اور عمومی دعووں کی تعداد ۱۰۱ مع حوالہ جات نقل کی ہے۔ (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ ص ۲۰۶)

اس تمہید کے بعد کہ مرزا قادیانی کے دعووں کی اتنی کثرت ہے کہ شاید آج کل کے قادیانی صاحبان کو بھی یاد نہیں ہوگی کہ مرزا نے کون سے کون سے دعوے کئے ہیں' اس وقت مرزا قادیانی کا دعویٰ مامور من اللہ ہمارے زیر بحث ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے متبعین لکھتے ہیں:

☆...... ''میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے تو وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے چونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا' اس کو رد کر دیا۔'' (تحفۃ الندوہ ص ۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

☆...... ''یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے' کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے' ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں' بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا؟ قرآن مجید تو لکھتا ہے: ''لا نفرق بین احد من الرسل'' لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔'' (نہج المصلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۴۷۲)

☆...... ''علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا' کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانے میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ مرزا غلام احمد قادیانی)

☆...... ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (قول مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ الذکر الحکیم منقول اخبار الفضل ۱۵/ جنوری ۱۹۳۵ء)

☆...... ''جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔'' (الہام مرزا قادیانی اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷)

☆...... ''آپ نے (یعنی مرزا قادیانی نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان

کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا' لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔'' (ارشاد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ تشحیذ الاذہان جلد نمبر ۶' عقائد احمدیہ صفحہ ۱۰۸)

☆...... ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان)

لباس خضر میں یاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

مرزا غلام احمد قادیانی نے مامور من اللہ ہونے کا جو دعویٰ کیا ہے' اس کی یہ مختصر جھلک ہے' اگر آپ تفاصیل میں جانا چاہیں تو اس کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہوں گے' ہم اسی پر اکتفا کرتے ہوئے ماموریت کے ایک اور دعویدار بہاء اللہ کی طرف چلتے ہیں اور اس کو دیکھتے ہیں کہ اس نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کن الفاظ میں کیا ہے:

بہاء اللہ:

مامور من اللہ ہونے کا ایک دعویدار حسین علی بہاء اللہ بھی تھا' اس کا یہ دعویٰ مختلف کتابوں میں ہمیں ان الفاظ میں ملتا ہے:

☆...... ''حضرت بہاء اللہ کو اپنی ماموریت کا پہلی بار ادراک ہوا' ایک رات عالم رویاء میں ہر طرف سے اعلیٰ کلمات سنائی دیئے' بے شک ہم تیری ذات اور تیرے قلم کے ذریعے تیری مدد کریں گے اور جو کچھ مصیبت تجھ پر آئی ہے اس سے غمگین نہ ہو اور خوف نہ کر' یقیناً تجھے امن ملے گا' عنقریب خدا زمین کے خزانے برپا کردے گا' یہ وہ لوگ ہیں جو تیری ذات اور تیرے اس نام کے ذریعے تیری مدد کریں گے' جس سے خدا نے عارفوں کے دلوں کو زندہ کیا ہے۔'' (بہاء اللہ ص ۷ مطبوعہ بہائی پبلشنگ کراچی)

☆...... ''میں کسی سے نہیں ڈرتا اگر چہ تمام آسمان وزمین کے باشندے میرے مقابلے پر کھڑے ہوجائیں' تمام آیات میرے چہرے کے سامنے سر تسلیم خم کررہی ہیں اور میرے تازہ ترین نئے نغموں کے مقابل سب آوازیں پست ہوگئی ہیں' یہ میری ہتھیلی ہے' اسے خدا نے تمام جہاں کے لئے ید بیضاء بنایا ہے اور یہ میرا عصا ہے' اگر میں اس کو ڈال دوں تو تمام لوگوں کو ہڑپ کر جائے گا' آسمان و زمین کی تمام مخلوقات میرے پروردگار کے نزدیک ایک مشت خاک ہے' اے میر محمد! تو گروہ مشرکین کے پاس جا اور ان سے کہہ دے کہ یہ بندہ تمہارے پاس آگیا ہے اور اس کے ساتھ وحی الہام کے لشکر اور اس کے آگے امر اللہ کی بادشاہی اور اس کے پیچھے ملائے اعلیٰ کے قبائل اور ملک بقا کے رہنے والے اور ملائکہ مقربین ساتھ ہیں' کہہ دے کہ تم خدا سے ڈرو اور اس ذات کی مخالفت نہ کرو جس کے حکم سے ہر ایک پرحکمت امر مقرر کیا گیا ہے۔'' (کتاب نباء عظیم انیس الرحمن دھلوی صفحہ ۱۳)

☆...... ''اے زمین کے ساکنو! اس عظیم الشان وحی کی نمایاں خصوصیت اسی میں ہے کہ ہم نے ایک طرف خدا کی کتاب صفحات سے وہ سب کچھ کردیا ہے جو نسل انسانی میں لڑائی جھگڑے اور شر کا باعث تھا اور دوسری طرف افہام وتفہیم کامل اور دیرپا اتحاد کے بنیادی لوازمات مہیا کردیئے ہیں' بھلائی ہو ان کی جو میرے قوانین کی پاسداری کریں۔'' (قول بہاء اللہ کتاب دستور مستقل ہمارا ہے صفحہ ۴۴ مصنفہ سید محمد وارث ہمدانی ایڈووکیٹ سرگودھا)

صدیق دیندار:

مامور من اللہ ہونے کا ایک دعویدار صدیق دیندار تھا' جس نے اپنے پیشرووں کی طرح یہ دعویٰ کرنا بھی ضرور سمجھا' مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار صدیق دیندار لکھتا ہے:

☆...... دکن میں ایک مامور کا انتظار تقریباً آٹھ سو سال سے چلا آرہا ہے' اور اس دھرم سے کہ کرناٹک (ہندوستان) کا ہر بچہ واقف ہے' اتنا انتظار کسی مامور کا مسلمانوں میں نہیں' اس کثرت سے نشانات بیان کئے گئے ہیں کہ مہدی اور مسیح کے بھی نہیں۔'' (خادم خاتم النبیین صفحہ ۱۱)

☆...... ''میری ماموریت کے انکار کی صورت میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اگر وہ موعود میں نہیں تو دوسرا کوئی پیش کرے۔'' (خادم خاتم النبیین صفحہ ۵۹)

☆...... ''اگر میں احمدیوں (قادیانیوں) کا مامور موعود نہیں تو دوسرا کوئی بتائے کہ جو عین وقت یعنی ۱۹۲۴ء میں آیا' اگر میاں محمود کے مامور ہونے کا انتظار ہے تو وہ بالبداہت غلط ہے۔ پہلے تو اس بنا پر غلط ہے کہ مامور کبھی ایک زبردست جماعت کا خلیفہ نہیں ہوا کرتا' کیونکہ مامور کے ساتھ ہونے والوں کو ایمان بالغیب اور امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے اور سوائے اس کے حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب (قادیانی) نے یوسف موعود کے لئے نطفہ اور علقہ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ معمولی انسان ہوگا' تمہاری نظریں دھوکہ کھا جائیں گی اور یہی سنت اللہ ہے۔ (خادم خاتم النبیین صفحہ ۱۸)

چن بسویشور (صدیق دیندار) نے اپنے مامور وقت ہونے کے دعویٰ کے سلسلہ میں ہندوؤں کی کتابوں سے بھی بعض پیشگوئیاں درج کی ہیں:

''شیو خود دنیا کی ایک سو ایک ذاتوں کو ایک کرنے آئے گا' دس اوتار کے رنگ میں خود گھوڑے پر

ملک ملک پھرے گا' یسو بر بھواس کو انسان سمجھ کر انکار کر کے اس سے بات مت کر دائم قائم رہنے والا پر ماتما خود اترا ہے' معجزے دکھائے گا ایشور کے روپ والا دنیا میں ایشور آتا ہے کوئی دیر نہ ہوگی دنیا کا ایشور چن بسویشور دنیا کے کھیل اور فریب کاش کرے گا شنکر زمین پر اترے گا۔" (دعوت الی اللہ صفحہ ۱۸۷)

صدیق دیندار اپنی نبوت اور مامور ہونے کی تائید میں اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات اور ہندو سادھوؤں کی پیشینگوئیوں پر اکتفا کرتا تو تعجب نہ ہوتا کیونکہ وہ ایک ہی زمرے میں شامل ہیں' مگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اپنی تائید کی جو تہمت اس نے لگائی' اس میں جھوٹ اور دیدہ دلیری کی حد کر دی' وہ لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تاریخ پیدائش میری بتائی اور حالات بتائے ہیں' وہی اولیاء دکن (ہندو سادھوؤں) نے بھی بتائے ہیں اور انہوں نے جو تاریخ پیدائش اور حالات بتائے ہیں وہی حضرت مرزا قادیانی کی کتب میں نظر آئے ہیں۔" (خادم خاتم النبیین صفحہ ۱۶)

چاروں مدعیان کے دعوؤں کو ملاحظہ کرنے کے بعد یقیناً آپ بھی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ان دعوؤں میں کوئی فرق نہیں اور میں ان تمام مدعیان کے ماننے والوں کو اکبر الہ آبادی کے اس شعر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں:

آج جو کفر سے مصروف ہیں سرگوشی میں
ہوش آئے گا انہیں موت کی بے ہوشی میں

دعویٰ نبوت:

آپ نے گزشتہ صفحات میں ان چاروں مدعیان کے مشترکہ دعوؤں میں سے مہدی' مامور من اللہ کے دعوے ملاحظہ فرمائے' اب آپ کی خدمت میں ان میں سے بعض کے دعویٰ نبوت کے سلسلے میں کچھ گزارشات حاضر خدمت ہیں' لیکن ضروری خیال ہوا کہ پہلے نبوت اور منصب نبوت کے لئے منتخب افراد کی شرائط پر ذرا روشنی ڈال دیں۔

نبی "نباء" سے مشتق ہے' لغت عرب میں "نباء" اس خبر کو کہتے ہیں جو مہتم بالشان اور بالکل صحیح اور واقع کے مطابق ہو' مطلق خبر کو "نباء" کہتے ہیں' نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کو بذریعہ وحی کے انباء الغیب یعنی غیبی خبروں پر جو کہ نہایت مہتم بالشان اور بالکل صحیح اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہیں اور کبھی غلط نہیں ہو سکتیں مطلع کیا جاتا ہے' نبی کو بذریعہ وحی ایسی خبروں کی اطلاع دی جاتی ہے۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ' اپنے ایک مکتوب میں مختصراً نبوت کی حقیقت کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:

"جس طرح ادراک عقلی کا طریقہ ادراک حسی کے علاوہ ہے کہ جو شے حس ظاہر سے نہ معلوم ہو سکے عقل اس کا ادراک کر لیتی ہے' اسی طرح طور نبوت طور عقل سے سوا ہے کہ جن چیزوں کے ادراک سے عقل قاصر اور عاجز ہے وہ چیزیں بذریعہ نبوت ادراک کی جا سکتی ہے' حس ظاہر سے فقط محسوسات کا اور عقل سے فقط معقولات کا ادراک ہو سکتا ہے لیکن وہ غیبی امور کہ جو حس اور عقل کے ادراک سے بالا اور برتر ہیں' نہ وہاں حس کی رسائی ہے اور نہ عقل کی' وہ غیبی امور بذریعہ وحی اور نبوت کے منکشف ہوتے ہیں' امور غیبیہ کے ادراک کا ذریعہ اور وسیلہ صرف وحی نبوت ہے۔" (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۲۷ مصنفہ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سرتاپا حق اور صدق ہو' اس کے قول میں' اس کے فعل میں' اس کی نیت میں' اس کے عزم اور ارادہ میں کہیں کذب اور تخیل کا شائبہ اور نام و نشان تک نہ ہو' لہٰذا مناسب ہوا کہ نبی شاعر نہ ہو' اس لئے کہ شاعر کا کذب اور شوائب سے پاک اور منزہ ہونا اغلباً اور عادتاً ناممکن ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں نبی کی شان میں فرمایا گیا: "اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں عطا کیا۔"

نبوت کی اس تعریف کے بعد جاننا چاہئے کہ نبوت کسبی چیز نہیں بلکہ وہبی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اشرف المخلوقات میں سے جس کو چاہا اس منصب کے لئے چن لیا' مثال کے طور پر سلاطین عالم کا یہ طریق رہا ہے کہ ہر کس و ناکس کو اپنا وزیر اور سفیر نہیں بناتے۔

وزارت اور سفارت کے لئے ایسے شخص کو منتخب کرتے ہیں جو عقل و فہم میں یگانہ روزگار ہو' بادشاہ اور اس کی حکومت کا وفادار اور اطاعت شعار ہو' صادق اور راست باز ہو' امانت دار اور دیانت دار ہو' جھوٹا اور مکار نہ ہو' زیرک اور دانا ہو کہ احکام شاہی کو سمجھنے میں غلطی نہ کرتا ہو' جب تک اس قسم کے اوصاف فاضلہ اور صفات کاملہ نہ ہوں گی' اس وقت تک اس کو منصب وزارت و سفارت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ جب شاہان دنیا کی مجازی اور فانی حکومت کی وزارت اور سفارت کے لئے یہ شرائط ہیں تو اس احکم الحاکمین اور شہنشاہ حقیقی کی نبوت اور خلافت کے لئے اس سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر شرائط ہوں گی' اس زمانہ میں لوگوں نے نبوت اور رسالت کو ایک کھیل بنا لیا ہے' جس کا جی چاہتا ہے نبوت کا دعویٰ کر دیتا ہے' وحی اور الہام کے اشتہار شائع کرنے شروع کر دیتا ہے' اس لئے ہم مختصر طور پر نبوت کی کچھ شرائط ذکر کرتے ہیں جو عین عقل سلیم کے مطابق ہیں اور ان شاء اللہ کسی عقل والے کو ان کے قبول کرنے میں تردد نہ ہوگا۔

(جاری ہے)

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

وہم کا کیا علاج ہے؟

س:...... میں بی اے کی طالبہ ہوں۔ ہمارا گھرانہ تھوڑا بہت مذہبی ہے۔ گھر کے تقریباً سب ہی افراد نماز پڑھتے ہیں لیکن جب سے میں نے نماز پڑھنی شروع کی ہے' آہستہ آہستہ آج ایسی ہوگئی ہوں کہ اگر کسی کا پاؤں لگ جائے تو دھونے بیٹھ جاتی ہوں' اگر جھاڑو کسی کپڑے کو لگ جائے تو فوراً دھوتی ہوں' اگر گیلا پوچا کمرے میں لگتا ہے تو میں اس سے بچتی ہوں' چھینٹوں سے تو اس طرح بچتی ہوں جیسے انسان آگ سے بچتا ہے کہ اگر پانی زمین پر گرا اور میرے کپڑوں پر چھینٹیں آگئیں تو پائینچے دھوتی ہوں کہ ہر وقت میرے پائینچے گیلے رہتے ہیں کیونکہ ہمارا گھر چھوٹا ہے' آخر کب تک کمرے میں رہا جاسکتا ہے' بس میری یہی کیفیت ہے جس کی وجہ سے اب گھر والے مجھے ''نفسیاتی مریضہ' ذہنی مریضہ اور وہمن'' کے نام سے پکارتے ہیں جس پر مجھے دلی دکھ ہوتا ہے اور پھر میں یہ سوچتی ہوں کہ اب ایسا نہ کروں گی لیکن پھر ایسا نہیں کرپاتی۔ خیال آتا ہے کہ کپڑے ناپاک ہوگئے تو نماز نہیں ہوگی۔ گھر والے مجھے ہر وقت پانی میں گھسے رہنے سے منع کرتے ہیں جس کی وجہ سے اب مجھے اگیزیما کا مرض بھی ہوگیا ہے لیکن میں کہتی ہوں کہ میرے اوپر کسی قسم کی چھینٹ نہ آئے۔ گھر والے کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی بچہ نہیں ہے جس کے پیشاب وغیرہ کی چھینٹوں سے تمہارے کپڑے ناپاک ہوجائیں گے۔ کبھی کبھی جب مجھے اس بات پر ڈانٹ پڑتی ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ نماز ہی چھوڑ دوں تاکہ میں ان چیزوں سے نجات حاصل کرسکوں لیکن دل نہیں مانتا اور نماز کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتی۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ میرے سوال کا جلد از جلد جواب دے کر مجھے اس ذہنی اذیت سے نجات دلا سکتے ہیں۔

ج:...... بیٹی! ایک بات سمجھ لو۔ اگر پاکی' ناپاکی کا مسئلہ اتنا ہی مشکل ہوتا جتنی مشکل کہ آپ نے اپنے اوپر ڈال رکھی ہے' تو دنیا کا کارخانہ ہی بند ہوجاتا' آپ کی طرح ہر شخص بس پائینچے دھونے ہی میں لگا رہتا۔ یہ تمہیں وہم کا مرض ہے اور اس کا علاج بہت آسان ہے' وہ یہ کہ جن چیزوں کی وجہ سے آپ کو ناپاکی کی فکر لگی رہتی ہے' ان کی ذرا بھی پرواہ نہ کرو اور جب تمہارا شیطان یوں کہے کہ یہ چھینٹے ناپاک تھے' فلاں چیز ناپاک تھی' تو شیطان سے کہا کرو کہ تو غلط کہتا ہے کہ میں تیری بات نہیں مانوں گی۔ اگر ایک مہینہ تک آپ نے میرے کہنے پر عمل کرلیا تو ان شاء اللہ اس وہم کے مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

''السلام علیکم پاکستان'' کہنا:

س:...... آج کل یہاں ایک مقامی ریڈیو چینل کام کر رہا ہے جس کی نشریات مغربی تہذیب اور کلچر کی تقلید کرتے ہوئے ۲۴ گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ مخلوط ٹیلیفون کالوں کے ذریعہ نہ صرف فحاشی کو فروغ دیا جارہا ہے بلکہ دوسری طرف مال کا اسراف بھی کیا جاتا ہے۔ پوری پوری رات عورتیں' مرد کمپیئر سے فون پر اپنے دل کا راز و نیاز بیان کرتی ہیں اور جواباً مرد کمپیئر اپنے خیالات کا اظہار' اشعار اور گانوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ اس پروگرام میں ہر فون کرنے والا پہلے ''السلام علیکم پاکستان'' کہتا ہے' جواب میں بھی اسے ''السلام علیکم پاکستان'' کہا جاتا ہے' یعنی جنت کے کلام ''السلام علیکم'' کی بے ادبی کی جاتی ہے۔ کیا ''السلام علیکم'' کے ساتھ کوئی اور لفظ ملا کر کہنا یعنی ''السلام علیکم پاکستان'' کہنا جائز ہے؟

کیا عورتیں ٹیلیفون پر غیرمحرم سے بے تکلف ہوکر باتیں کرسکتی ہیں؟

ج:...... جو لوگ پاکستان میں فحاشی اور عریانی پھیلاتے ہیں' مرنے کے بعد عذاب قبر میں مبتلا ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے حکمران بھی پکڑے جائیں گے' اس لئے کہ یہ ملک فحاشی کا اڈا بنانے کیلئے نہیں بنایا گیا تھا بلکہ یہاں قرآن و سنت کی حکمرانی جاری کرنے کیلئے بنایا گیا تھا۔

۱:...... ''السلام علیکم'' مسلمانوں کا شعار ہے لیکن اس کا اس طرح استعمال اس شعار کی بے حرمتی ہے۔

۲:...... عورتوں کا نامحرم مردوں سے بے تکلف گفتگو کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آواز کو بھی پردہ بنایا ہے اور قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے ''فلا تخضعن بالقول'' یعنی بات کرتے ہوئے تمہاری آواز میں لوچ نہیں آنا چاہئے۔ اس لئے یہ مرد اور عورتیں گنہگار ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا چاہئے اور اپنے رویے سے باز آجانا چاہئے ورنہ مرنے کے بعد ان کو اتنا سخت عذاب ہوگا کہ دیکھنے والوں کو بھی ترس آئے گا۔

مولانا اللہ وسایا

کا دورۂ اندرون سندھ

تحریر: طارق محمود صدیقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا پندرہ دن کے اندرون سندھ کے دورے پر ۳۰/اپریل کو سندھ پہنچے یہ پندرہ روزہ دورہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا خان محمد جمالی نے دیا تھا۔ ۲۹/اپریل کو مولانا اللہ وسایا حیدر آباد پہنچے تو مولانا محمد نذر عثمانی نے ان کا خیر مقدم کیا۔

کنری' نوکوٹ کا دورہ:

۳۰/اپریل کی صبح مولانا اللہ وسایا کنری کے لئے عازم سفر ہوئے تو آپ کے ہمراہ مولانا محمد علی صدیقی بھی تھے' کنری کے جماعتی احباب نے دفتر ختم نبوت کنری پہنچنے پر آپ کا بھرپور استقبال کیا۔ مولانا نے جمعہ بخاری مسجد میں پڑھایا اور اندرون و بیرون ممالک قادیانیت سے تائب ہونے والے افراد کی تفصیل بتائی۔ مولانا محمد علی صدیقی نے جمعہ مسجد فاروقیہ میں پڑھایا اور میاں عبدالواحد' محمد حنیف' مولانا امان اللہ' مولانا منشا محمد سہیل' محمد ریاض اور دیگر جماعتی احباب سے تبادلہ خیال کیا۔ کنری میں بھرپور کانفرنس رکھنے کا فیصلہ ہوا جس کی توثیق حضرت ناظم اعلیٰ کریں گے۔ رات نوکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس سے جو مسجد صدیقیہ میں منعقد ہوئی' خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پرتاثر تقریر کی اور قادیانیت کی فریب کاریوں سے عوام کو آگاہ کیا۔ کانفرنس سے مولانا محمد علی صدیقی' مولانا ہارون معاویہ' مولانا محمد عبداللہ سندھی نے بھی خطاب کیا' کانفرنس کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوکوٹ کے ساتھیوں نے قاری عبدالستار کی نگرانی میں کئے تھے۔

میر پور خاص میں کانفرنس اور تربیتی نشست:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا کنری اور نوکوٹ کے دو روزہ دورہ کے بعد یکم مئی بمطابق ۱۰/ربیع الاول کو میر پور خاص دفتر ختم نبوت مدینہ مسجد شاہی بازار پہنچے جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی' مولانا حفیظ الرحمٰن فیض' مولانا سید عبدالقادر شاہ' حافظ منظور احمد میر' مولانا عبیداللہ' قاری محمد زکریا' قاری محمد اشفاق میمن نے مدرسہ مدینۃ العلوم کے طلباء کے ہمراہ انہیں خوش آمدید کہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے زیر اہتمام تین دن کا ختم نبوت کورس بعد نماز ظہر مدینہ مسجد میں ۱۰'۱۱ اور ۱۲/ربیع الاول کو رکھا گیا تھا۔ اس سے خطاب کیا' کورس اندازے سے زیادہ کامیاب رہا۔ کورس کا اہتمام مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مولانا حفیظ الرحمٰن کی زیر نگرانی کیا تھا۔ ان تین دنوں میں بعد نماز عشاء تین اہم ختم نبوت کانفرنسیں بھی منعقد ہوئیں۔ ۱۰/ربیع الاول کو بعد نماز عشاء بسم اللہ مسجد حمید پورہ کالونی میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی منعقد جس میں مولانا اللہ وسایا کے علاوہ مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد حنیف' مولانا حفیظ الرحمٰن' مولانا مفتی عبیداللہ انور کے بیانات ہوئے۔

۱۲/ربیع الاول کی شب حسب معمول مدینہ مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا اللہ وسایا' مولانا غلام محمد سومرو' مولانا عبیدالغفور قاسمی کے بیانات ہوئے اور کانفرنس رات ۲ بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالقادر شاہ نے اور نگرانی مولانا حفیظ الرحمٰن فیض نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد علی صدیقی تھے۔

۱۳/ربیع الاول کی رات مسجد رحمانی رحیم نگر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مولانا اللہ وسایا کا تفصیلی بیان ہوا اور ان کے علاوہ مولانا محمد علی صدیقی' مولانا شبیر احمد کرنالوی' مولانا محمد عبداللہ' مولانا احمد علی' مولانا عبدالقادر شاہ' حافظ منظور احمد میر کے بیانات بھی ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو الہ یار:

۱۳/ربیع الاول کو مولانا اللہ وسایا ٹنڈو الہ

یار کے رفقاء کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے‘ جہاں بعد نماز عشاء حسینی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس سے آپ نے تفصیلی خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں سندھ کے معروف خطیب قاری کامران احمد بھی موجود تھے۔ کانفرنس سے مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا مفتی عرفان‘ مولانا خالد نثار‘ مولانا محمد مبین نے بھی خطاب کیا۔

ماتلی:

۱۴/ربیع الاول کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی کے رفقاء کی دعوت پر مولانا اللہ وسایا ماتلی ضلع بدین پہنچے‘ جہاں مدنی مسجد نظامی محلہ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے آپ نے خطاب کیا۔ کانفرنس کامیاب رہی۔ مدنی مسجد اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگی داماں کی شکایت کر رہی تھی۔ اس کانفرنس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی کا مسئلہ ختم نبوت پر پُرمغز خطاب ہوا۔ کانفرنس سے مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا گل حسن‘ حافظ عبدالواحد‘ محمد اعجاز احمد سنگھانوی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا محمد ابراہیم صدیقی‘ مولانا محمد رمضان آزاد نے کی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالحق نے کی۔

گوٹھ نبی بخش کمبوہ وٹنڈو غلام علی:

۱۵/ربیع الاول کو مولانا اللہ وسایا مدرسہ فاروقیہ گوٹھ نبی بخش کمبوہ تشریف لے گئے اور بعد نماز ظہر وہاں بیان کیا‘ جس کا اہتمام قاری عبدالمجید فاضل دارالعلوم کراچی نے کیا تھا۔ آپ نے قاری صاحب کے مدرسہ کا معائنہ کیا اور ایک دیہات میں بنائے گئے اس مدرسہ پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اسی رات بعد نماز عشاء ٹنڈو غلام علی کی مسجد خاص مبارک میں ختم نبوت کانفرنس سے آپ نے خطاب کیا اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت عوام الناس کے سامنے رکھی۔ مولانا محمد علی صدیقی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ کانفرنس کا اہتمام مدرسہ بنوری ٹاؤن کے فاضل جمعیت علمائے اسلام ضلع بدین کے امیر حافظ زبیر احمد مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام ٹنڈو غلام علی نے کیا تھا۔

مٹھی واسلام کوٹ:

ٹنڈو غلام علی کے بعد تھرپارکر روڈ کا سفر شروع ہوا‘ وہاں کا پروگرام مجلس تحفظ ختم نبوت تھرپارکر کے مبلغ مولانا خان محمد کندھانی نے ترتیب دیا تھا‘ لیکن اچانک مولانا خان محمد کو سفر تھرپارکر در پیش آیا‘ جہاں قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر اسلامی شعائر آویزاں تھے۔ مٹھی کی جامع مسجد میں مولانا اللہ وسایا نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا جبکہ مولانا محمد علی صدیقی نے جامع مسجد بلال میں جمعہ پڑھایا۔ اس کے علاوہ مولانا محمد موسیٰ درس‘ مولانا محمد انور مسرور‘ مولانا محمد اسماعیل‘ صوفی رجب علی اور دیگر علمائے کرام سے مدرسہ نورالہدیٰ میں تحریک کے بارے میں تفصیلی بات چیت ہوئی۔ اسلام کوٹ کی جامع مسجد میں مولانا تاج محمد نے اس رات ختم نبوت کانفرنس رکھی ہوئی تھی جس سے مولانا اللہ وسایا کے علاوہ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا محمد موسیٰ درس اور مولانا تاج محمد نے خطاب فرمایا۔

چھاچھرو:

۱۷/ربیع الاول کا پروگرام چھاچھرو کے مدرسہ ومسجد المدینہ میں مولانا مفتی محمد آدم خان کی زیرنگرانی تھا جو بعد نماز عشاء مسجد میں منعقد ہوا جس میں مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد علی صدیقی کے بیانات ہوئے۔

شادی پلی:

۱۸/ربیع الاول کا پروگرام شادی پلی میں ہوا‘ بعد نماز ظہر مدرسہ فاطمۃ الزہراء میں مدرسہ کی طالبات اور خواتین میں عظیم الشان تبلیغی پروگرام ہوا اور رات کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی‘ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا کے علاوہ سندھ کے معروف خطیب مولانا حافظ خادم حسین شر‘ مولانا محمد علی صدیقی‘ مولانا نورالدین شر کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا انعقاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھیوں ماسٹر محمد انور‘ ماسٹر عبدالعزیز‘ مولانا عبدالسلام چانڈیو‘ حافظ محمد عمر‘ حافظ محمد زبیر نے قاری خالد حسین کی نگرانی میں کیا تھا۔ کانفرنس رات دو بجے تک جاری رہی۔

مولانا اللہ وسایا کی کراچی آمد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا ۱۹ تا ۲۱/ربیع الاول کراچی تشریف لائے اور یہاں مختلف پروگراموں سے خطاب کیا‘ کارکنوں سے ملاقات ہوئی‘ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی کارکردگی کو سراہا‘ مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا سعید احمد جلال پوری اور دیگر علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔

کمبٹ اور نواب شاہ کا دورہ:

۲۲/ربیع الاول کو مولانا اللہ وسایا خیرپور کے لئے عازم سفر ہوئے۔ مولانا کے ہمراہ حیدرآباد سے مولانا محمد نذر عثمانی تھے‘ مولانا نے خیرپور میں مولانا علی شیر حیدری سے ان کے والد کی شہادت پر تعزیت کی اور رات کو کمبٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا اور ۲۳/ربیع الاول کا جمعہ نواب شاہ کی مسجد کبیر میں پڑھایا اور وہاں کے علمائے کرام سے ملاقات کی‘

وہاں آپ کی حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے شاگرد خاص حضرت مولانا اسجد مدنی' مولانا قاری امجد مدنی سے جماعتی موضوع پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ یوں مولانا کا دورے کے پندرہ دن مکمل ہونے کے بعد ملتان کے لئے عازم سفر ہوئے' اس دورے سے جماعتی احباب کے دل میں کام کی لگن پیدا ہوگئی' اس دورہ کے انشاء اللہ دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی آمد میرپور خاص:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری گزشتہ دنوں کنری جاتے ہوئے میرپور خاص تشریف لائے جہاں سیلائٹ ٹاؤن میں واقع مدرسہ تجوید القرآن رحیمیہ نزد واٹرٹنکی سیلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں کچھ دیر قیام کیا' مولانا کے ہمراہ مولانا مفتی حفیظ الرحمن' مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم' مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد اور مولانا محمد علی صدیقی تھے۔ قاری احمد بانی مدرسہ اور صوفی سلمان بن محمد نگران مدرسہ نے طلباء کے ہمراہ مولانا جالندھری کو خوش آمدید کہا۔ مولانا نے مدرسہ کے نظام کو دیکھا اور کارکردگی معلوم کی اور بہت خوشی کا اظہار کیا' مدرسہ چونکہ کرایہ کی عمارت میں ہے' مولانا نے مدرسہ کی اپنی ذاتی عمارت کے لئے دعا بھی فرمائی۔

دریں اثناء ایک جائزے کے مطابق مولانا اللہ وسایا کا اندرون سندھ کا دورہ انتہائی کامیاب رہا۔ مولانا کا یہ دورہ حیدرآباد' جھڈو' ٹوکوٹ' میرپور خاص' ٹنڈو اللہ یار' ماتلی' گوٹھ نبی بخش' ٹنڈو غلام علی' مٹھی' اسلام کوٹ' چھاچھرو' شادی پلی' کراچی' خیرپور' گمبٹ' نواب شاہ میں مختلف پروگراموں میں شرکت پر مشتمل تھا۔ اس سفر کے دوران مولانا نے بے شمار ختم نبوت کانفرنسوں' اجلاسوں اور تین روزہ کے ختم نبوت کورس سے خطاب کیا' اس کے علاوہ علمائے کرام اور جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں' جن میں مولانا علامہ احمد میاں حمادی' وکیل ختم نبوت منظور احمد میؤ راجپوت' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا امان اللہ تونسوی' مولانا عبدالغفور' مولانا محمد منشاء' مولانا حافظ محمد شریف' حافظ عبدالعزیز' مولانا قاری عبدالستار' مولانا فاروق' مولانا محمد حسن کمبوہ' مولانا حفیظ الرحمن فیض' مولانا شبیر احمد کرنالوی' مولانا ہارون معاویہ' مولانا عبدالقادر شاہ' مولانا محمد عبداللہ' مولانا مفتی عبیداللہ انور' حافظ منظور احمد مہر' مولانا محمد عبداللہ' مولانا عبیداللہ' قاری عبیداللہ' مولانا مفتی محمد عرفان' مولانا امین احمد' مولانا خالد شاز' مولانا محمد ارشد' مولانا گل حسن' مولانا نور محمد' مولانا عبدالحق' مولانا محمد ابراہیم صدیقی' مولانا محمد رمضان آرزو' قاری عبدالمجید' مولانا محمد اکبر کمبوہ' حافظ زبیر احمد میمن' مولانا قادر ڈنو' مولانا خان محمد' مولانا محمد موسیٰ درس' مولانا انور سومرو' مولانا محمد اسماعیل' مولانا تاج محمد' مولانا مفتی محمد آدم' مولانا قاری خالد حسین' مولانا ظہیر السلام' حافظ محمد عمر' حافظ محمد زبیر' اور ان کے علاوہ سندھ کی عظیم مذہبی شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا غلام محمد سومرو' مولانا حافظ خادم حسین شر' حضرت مولانا محمد سرور شامل ہیں۔ ان حضرات نے جماعتی کام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کو خراج تحسین پیش کیا۔

☆☆.........☆☆

بقیہ حسن سلوک

روز جمعہ کی شب کو تشریف لائے اور فرمایا کہ میں ہر اس شخص کو تاکید کے ساتھ کہتا ہوں جو رشتہ داری کا حق کاٹنے والا ہے کہ وہ ہماری مجلس سے اٹھ جائے لیکن ان کے اس کہنے کے باوجود ہمارے پاس سے کوئی نہیں ہٹا' یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ کہی تو ایک نوجوان وہاں سے اٹھ کر اپنی پھوپھی کے پاس آیا جس کو وہ دو سال سے چھوڑے ہوئے تھا' تو ان کی پھوپھی نے پوچھا' بچے تم کیسے آئے؟ (تم کو کون سی بات لائی اور تمہارے آنے کا مقصد کیا ہے؟) تو اس نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے' وہ ایسا کہتے ہیں۔ اس کی پھوپھی نے کہا کہ واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ایسی بات انہوں نے کیوں کہی؟ تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کے دن شب جمعہ کو اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں' تو رشتہ داری کے حقوق کاٹنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی شخص اپنی ذات پر اور اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیتا ہے اور شروع کرو اس شخص سے جس پر خرچ کرنا تمہارا فرض ہے (اس پر بھی خرچ کرتے وقت نیت کر لی جائے) اور اگر اس سے مال بچ گیا تو (اس کے بعد) پہلے جو سب سے زیادہ قریب ہے ان پر خرچ کرو' پھر اس (کے بعد سب) سے زیادہ جو قریب ہے اس پر خرچ کرو (الاقرب فالاقرب) پھر بھی بچ جائے تو صدقہ کردو۔

☆☆

اخبار عالم پر ایک نظر

اگر حدود آرڈی نینس اور توہین رسالت ایکٹ کو چھیڑا گیا تو شدید مزاحمت کی جائے گی

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداروں حافظ شیخ بشیر احمد، مولانا عبدالقدوس عابد، حافظ محمد ثاقب، مولانا فقیر اللہ اختر، پروفیسر محمد اعظم نفیسی، پروفیسر حافظ محمد انور، سید احمد حسین زید، حافظ محمد معاویہ، قاری عبدالغفور آرائیں، مولانا حافظ محمد الیاس قادری اور محمد امان اللہ قادری نے صدر جنرل پرویز مشرف کی طرف سے حدود آرڈیننس اور توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کے اعلان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کسی قانون کے غلط استعمال کو قانون کی روح کو مسخ کرنے کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ اس کے لئے متعلقہ اداروں اور مشینری کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ لوگ مختلف اداروں حتی کہ پاکستانی شہریت تک کا غلط استعمال کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام ادارے ختم کردیے جائیں اور خدانخواستہ پاکستان کی بقاء پر سوال اٹھائے جائیں۔ اگر حدود آرڈی نینس اور توہین رسالت ایکٹ کو چھیڑا گیا تو شدید مزاحمت کی جائے گی۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ غیروں کی غلامی میں اتنی پستی میں نہ گرا جائے کہ خود اپنا وجود ہی سوالیہ نشان بن کر رہ جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر غور وخوض کے لئے آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جارہی ہے۔

توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی یا نظر ثانی نہیں کرنے دی جائے گی: تربیتی کنونشن سے علماء کا خطاب

ٹنڈو آدم (نمائندہ خصوصی) توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی یا نظر ثانی نہیں کرنے دی جائے گی۔ شرعی قوانین میں حکومت کی بے جا مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی، دنیا کا کوئی قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی بھی مذہب کے محترم شخص کی ہتک کی جائے اور پاکستان میں یہ قانون کسی عام شخص کے لئے نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے تحفظ کے لئے ہے۔ مسلمان ہر چیز برداشت کرسکتا ہے مگر اپنے نبی کی بے حرمتی برداشت نہیں کرسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما علامہ احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم دفتر ختم نبوت میں مجاہدین ختم نبوت کے سہ ماہی تربیتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بار بار توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا سوچ رہی ہے مگر یہ کسی بھی صورت میں نہیں ہونے دیا جائے گا ہم حکومت پر یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ حکومت کے اس اقدام کے خلاف بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تمام مسالک کے علمائے کرام مل کر احتجاجی تحریک شروع کریں گے۔ مرکزی مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کے قانون سے چھیڑ چھاڑ حکومت کو لے ڈوبے گی۔ ۱۹۵۳ء میں اگر اس مسئلے پر دس ہزار مسلمان اپنے خون کا نذرانہ پیش کرسکتے ہیں تو اس وقت بھی عالمی مجلس کی محنت اور کاوش کے نتیجے میں دس لاکھ مسلمان اپنے نبی کی عزت وناموس پر اپنی جانیں نچھاور کرسکتے ہیں۔ اگر حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی یا نظر ثانی پر عملدرآمد کا سوچا تو مسلمان خون کی ندیاں بہادیں گے۔ یہ سب کچھ امریکا کے اشارے پر ہورہا ہے۔ انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں اس قانون کے خلاف واویلا کرتی ہیں۔ انہیں پاکستان میں وہ گستاخ رسول نظر کیوں نہیں آتے جو آئے دن کسی نہ کسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے اور ان کے حقوق کو پامال کرتے ہیں۔ باقی رہا پرویز مشرف کا یہ واویلا سراسر غلط ہے کہ توہین رسالت کے قانون کو لوگ ذاتی دشمنی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر حکیم حفظ الرحمن، ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی، ماسٹر محمد سلیم مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، مولانا محمد راشد مدنی، شبان ختم نبوت کے امیر مولانا بہاؤالدین زکریا، ناظم اعلیٰ محرم علی راجپوت، انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سربراہ حافظ محمد زاہد حجازی، ناظم اعلیٰ حافظ کامران انصاری نے توہین رسالت کے قانون پر نظر ثانی کرنے کے فیصلے کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ متفق ہوکر حکومت کے اس فیصلے کے خلاف مزاحمت کریں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر کسی مفاہمت کا سوچ بھی نہیں سکتے: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

کوئٹہ (رپورٹ: خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر جمعہ ۲۱/مئی کو یوم احتجاج منایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ صدر جنرل پرویز مشرف کے اس بیان سے کہ حدود آرڈی نینس اور توہین رسالت کے قوانین میں ترمیم کی جائے گی' پاکستان کے مسلمان شدید تشویش اور اضطراب میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم کسی ایسی ترمیم کو قبول نہیں کرے گی۔ اس سے قبل دو سابقہ حکمران مغرب اور عالم کفر کے دباؤ پر اس قانون کو ختم کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اس تجربہ میں ناکام ہوئے اور اپنے عبرتناک انجام کو پہنچ گئے۔ مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کسی قسم کی گستاخی پر مفاہمت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ان قوانین کو ختم کرنے یا غیر مؤثر بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس کے خلاف بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔

اوکاڑہ اور قصور میں یوم احتجاج اور مذمتی اجلاس

اوکاڑہ (رپورٹ: مولانا عبدالرزاق مجاہد) جمعہ ۲۱/مئی کو جماعت کی اپیل پر اوکاڑہ اور قصور میں ناموس رسالت اور حدود آرڈی نینس کے قوانین کے تحفظ کے لئے یوم احتجاج منایا گیا۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے مختلف اجلاسوں میں ان قوانین پر نظرثانی کرنے کے حکومتی عندیہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ پرویز مشرف ملک کی طے شدہ اسلامی دفعات کو متنازعہ بنا کر ملک کو نئے بحران میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اجلاس میں انتباہ کیا گیا کہ امت مسلمہ کسی بھی شخص کو توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ اجلاس میں وزیر تعلیم زبیدہ جلال کے بیان اور تعلیمی نصاب میں تبدیلی کی مذمت کی گئی۔ ایک اجلاس میں قصور اور اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا اور تبلیغی پروگراموں کا خاکہ پیش کیا گیا۔ قاری محمد الیاس اوکاڑوی کی ہمشیرہ' قاری محمد حیات قصوری کی اہلیہ اور شبیر احمد قصوری کے والد محترم کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ راقم الحروف نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے مرحومین کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا اور دعا کی کہ اللہ رب العزت مرحومین کو کروٹ کروٹ رحمت نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اجلاسوں میں مولانا قاری غلام محمود انور' قاری الیاس' مولانا عبدالاحد' مولانا کفایت اللہ' مولانا رشید عباسی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' حاجی شبیر احمد مغل' حاجی محمد شکیل مغل' حاجی محمد شفیع مغل' قاری مشتاق احمد رحیمی' حاجی اللہ دتہ مجاہد' مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی' قاری حبیب اللہ قادری' قاری محمد افضل' قاری شفیق احمد نے شرکت کی۔

سانحہ ارتحال

ٹنڈو آدم (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے سابق امیر و سرپرست اعلیٰ حاجی وزیر علی خان انتقال کر گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم' مقامی جماعت کے صف اوّل کے مجاہدین میں سے تھے۔ آپ نے علامہ احمد میاں حمادی کے ساتھ ٹنڈو آدم میں جماعتی کام کا آغاز کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ آپ کو گہری وابستگی تھی۔ ہر سال چناب نگر کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے علامہ احمد میاں حمادی کے ساتھ جاتے تھے' جبکہ اس سے قبل چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنسوں میں بھی شرکت کرتے تھے۔ چند سال قبل بڑھاپے کی وجہ سے چناب نگر کانفرنس میں شرکت سے معذور ہوگئے تھے۔ عقیدۂ ختم نبوت سے گہری وابستگی کی وجہ سے اپنے ذاتی پیسوں سے مکان بیچ کر ایک مسجد بنوالی جس کا نام مسجد انوار ختم نبوت رکھا۔ آپ انتہائی بردبار' کانفرنسوں کے موقع پر مجاہدین کے سر پر کھڑے ہو کر کام لینے والے اور اصول پسند رہنما تھے۔ ۱۸/ربیع الاول کو فجر کی اذان کے بعد اپنے گھر چائے پینے کی غرض سے گئے اور وہیں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کی وصیت کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر علامہ احمد میاں حمادی نے مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں بعد نماز عصر پڑھائی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر حکیم حفظ الرحمٰن' ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی' مولانا محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی' ماسٹر سلیم مدنی' شبان ختم نبوت کے مولانا بہاؤالدین زکریا' محرم علی راجپوت' انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سربراہ حافظ محمد زاہد حجازی' حافظ کامران انصاری اور تمام مجاہدین ختم نبوت موجود تھے۔ مرحوم کو ان کی رفیقہ حیات کے پہلو میں جوہر آباد قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اگلے دن بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں بعد نماز ظہر مرحوم کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اس موقع پر علامہ احمد میاں حمادی نے مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا کرائی۔ مرحوم کی وفات سے یقیناً جماعت ایک مخلص رہنما سے محروم ہوگئی۔

نتائج ردِقادیانیت وعیسائیت کورس

منعقدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ

(بمورخہ ۱۷/تا۲۲/اپریل ۲۰۰۴ء)

نام	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	نام	ولدیت	حاصل کردہ نمبر
حافظ عبدالواحد	مولوی جان محمد	۷۲	عطاءاللہ	نذیر احمد	۵۷
آدم خان	غازی خان	۴۸	محمد عاصم علی	محمد شوکت علی	۵۳
عبدالجلیل	مولانا اختر محمد	۹۴	حافظ ریحان زیب	ڈاکٹر ظاہر شاہ	۵۸
محمد حسام الدین	غوث الدین	۵۸	محمد یاسر	اعجاز احمد	۵۷
اظہر حسین	نذر حسین	۸۰	ولی خان	غلام رسول	۷۰
محمد احمد	محمد اسماعیل	۶۹	غلام نبی	رحیم اللہ	۷۵
شہزاد علی	لیاقت علی	۷۲	سیف الرحمٰن	اللہ داد خان	۴۰
سید جبرائیل الرحمٰن	سید عبدالنافع	۶۰	عبدالغفور	نظر محمد	۶۵
عدیل احمد	محمد زبیر خان	۷۰	محمد زکریا عادل	مولوی محمد ظریف	۵۵
تیمور شاہ	محمد شریف	۵۵	محمد رحیم مختار	الحاج عبدالفیاض	۱۰۵
محمد یحییٰ	قاری محمد قاسم	۷۱	سراج احمد	عبدالواحد	۷۵
محمد ہاشم	ملک میرو	۷۰	جلال الدین	حاجی عبدالغنی	۷۵
حفیظ اللہ	محمد حسن	۶۵	مولوی محمد احسان	دین محمد	۶۴
فضل الرحمٰن	شیر محمد	۶۳	رسول خان	نظر محمد	۷۳
عبدالمالک	عبدالخالق	۴۴	عبدالرحمٰن	محمد اکبر	۶۰
سردار محمد	حاجی غلام	۸۰	عبدالظاہر	حنفی	۳۸
امین اللہ	محمد رفیق	۴۴	عالم الدین	اعظم خان	۵۵
بہاؤالدین	مولوی سراج الدین	۴۵	عبدالباری	عبدالشکور	۴۵
عبدالبصیر	عزیز اللہ	۵۵	محمد احسن	مولوی عبداللہ	۳۹
محمد احسن	مولوی عبداللہ	۳۹	اللہ داد	عبدالرحمٰن	۶۴
رحمت اللہ	مولوی عبدالحکیم	۷۵	سعید احمد	اللہ بخش	۳۵
غلام قادر	عبداللہ	۶۶	محمد حسن	عبدالحمید	۶۴
عبدالرزاق	عبدالخالق	۶۵	محمد داؤد	محمد الیاس	۴۰
حبیب اللہ	غلام حسین	۳۶	فضل الرحمٰن عثمان	مولوی محمد عثمان	۳۶

زین العابدین	نور محمد	۵۰	اللہ گل	حاجی محمد خان	۵۵
عطاء الحسن	حافظ عبدالقادر	۳۸	عبدالسلام	داؤد کریم	۵۰
محمد طیب	مولوی اللہ بخش	۷۰	عبدالشکور	حاجی عبدالقادر	۴۸
عبیداللہ	رسول خان	۴۵	امان اللہ	محمد کریم	۷۷
عبداللہ	اللہ بخش	۴۷	گل محمد	تاج محمد	۳۵
عبدالوہاب	اخلاص خان	۴۸	عبدالفتح	نور اللہ خان	۸۲
عبدالفتح	نور اللہ خان	۸۲	محمد اقبال	قادر بخش	۶۸
عبدالحق	عبدالنبی	۶۵	عبدالمصور	عبدالحمید	۵۲
محمد حنیف	خیر بخش	۴۰	محمد عباس	حاجی علی محمد	۵۲
حمید اللہ	مولوی اختر محمد	۹۰	عبدالخالق	فضل محمد	۴۰
عطاء الرحمٰن	محمود خان	۷۰	حافظ محمد نعیم	محمد شفیع	۵۱
حمید اللہ	عبدالصمد	۵۱	عبدالرزاق	حاجی جمعہ خان	۴۰
عبدالعلی	حاجی شاہ کرم	۴۳	محمد صادق	پائیدین	۴۵
نور الحق	نیاز محمد	۵۲	روح اللہ	حاجی بور آغا	۴۸
ذبیح اللہ	حاجی بور آغا	۴۵	مولوی بخت محمد	سیف اللہ خان	۳۳
فضل الحسین	مولوی محمد خان	۵۵	محمد ابراہیم	محمد رحیم	۴۳
ضیاء الحق	حاجی عبدالحکیم	۶۳	عبیداللہ	مولوی عبدالرحمٰن	۷۵
سلطان محمد	عبدالشکور	۶۵	محمد نعمان	مولانا محمد حسن	۵۵
عبدالباقی	عبدالکریم	۴۸	محمود	عبدالسابق	۸۰
طور خان	شیر علی	۴۳	سید منظور احمد	خان محمد	۸۵
حافظ عبدالرحمٰن	قاری علی محمد	۷۳	حمد اللہ	مولوی عبدالکریم	۶۰
محمد اقبال	حاجی عبدالستار	۷۰	نعمت اللہ	حاجی عبدالمنان	۶۲
نور اللہ	فیض محمد	۴۸	عبدالعزیز	محمد اسماعیل	۵۸
عبدالباسط	حاجی محمد فاضل	۷۸	صلاح الدین	رحیم الدین	۳۳
حفیظ الرحمٰن	مولانا عبداللہ	۴۰	عطاء اللہ دیوبندی	مولانا غلام غوث	۳۵
تاج محمد	فیروز الدین	۷۵	محمد عبداللہ	شاہ نور	۷۷
شیر محمد	خداداد	۴۳	عبدالبصیر	عبدالوہاب	۵۱
حنظلہ رسول	عاشق حسین	۶۵	سمیع اللہ	حاجی محمد رمضان	۷۳
عبدالمنان	در محمد	۸۲	محمد طیب	مولوی محمد آصف	۴۳
غلام محمد	تاج محمد	۴۵	عبدالباسط	حاجی در محمد مرحوم	۸۷

آصف صابر	محمد صابر	۷۰
محمد علی	حاجی ملا محمد نعیم مرحوم	۸۰
محمد نبی	حاجی عبدالصمد	۵۵
عبدالمتین	عبدالباقی	۷۰
غلام حیدر	فتح محمد	۴۰
راز محمد	حاجی لعل محمد	۶۱
حبیب اللہ	محمد رسول	۷۲
عبدالبصیر	عبدالمنان	۴۰
عیسیٰ خان	جمال خان	۶۹
عبدالصبور	عبدالغفور	۴۰
عزیز اللہ	ولی محمد	۸۰
حافظ منیر احمد	گل حسن	۹۲
عبدالکریم	در محمد	۵۵
رحمہ اللہ	محمد صدیق	۵۳
عبدالمجید	عبدالرشید	۴۵
تاج محمد	حاجی روزی خان	۵۰
حسن خان	میر خان	۴۰
محمد رحیم	عبدالمجید	۴۷
محمد طیب	مولوی عبدالغنی	۵۰
عبدالقیوم	مولوی عبدالکریم	۵۵
نعمت اللہ	حاجی جانو	۴۷
ثناء اللہ	عبدالحئی	۴۲
حافظ راز محمد	حاجی شیر محمد	۵۰
فیض الحق	عبدالحق	۶۰
علی جان	حاجی نور محمد	۶۰
عبدالوحید	خوشداد خان	۳۷
نعیم اللہ	عبدالمجید	۴۴
عبداللہ	مولوی عبدالغنی	۵۵
محمد موسیٰ	برکت علی	۵۶
عبدالواسع	عبدالمنان	۶۰
ثناء اللہ	مولوی غلام رسول	۶۰

سید شمس الدین	سید مولا بخش	۴۰
عبدالولی	عبدالرحیم	۸۰
محمد عثمان	آفتاب حمید	۵۵
نقیب اللہ	فیض محمد	۴۰
عبدالولی	محمد ولی	۴۵
سید عصمت اللہ	سید عبدالعلی	۵۰
محمد عبدالرحیم	محمد ایوب	۵۳
طارق فضل	فضل اللہ	۴۵
محمد عاصم	محمد ابراہیم	۱۰۰
عبدالناصر	علی خان	۷۰
علاؤ الدین	غلام محی الدین	۵۵
عبدالرحیم	محمد کریم	۴۸
خلیل احمد	احمد جان	۵۱
محمد عیسیٰ	عبدالظاہر	۹۳
غلام مصطفیٰ	دوست محمد	۶۵
محمد داؤد	محمد حیات	۷۷
سبقت اللہ	مولوی عبدالسلام	۴۵
عبدالسلام	مفتی گل حسن	۵۵
محمد اسلم	محمد عمر	۵۵
عبدالمنان	عبدالرشید	۵۹
نور اللہ	جلال خان	۵۰
عصمت اللہ	عبدالحمید	۷۰
محمد صدیق	مولوی عبدالفتاح	۵۰
قادر داد	عبدالغنی	۳۸
ضیاء الرحمٰن	عبدالباقی	۵۵
کلیم اللہ	مولوی عبدالشکور	۴۰
غلام فاروق	نصر اللہ	۳۳
نور اللہ	حاصل خان	۴۰
حافظ عبدالاحد	عبدالصمد	۳۸
عطاء الرحمٰن	مفتی عبدالصمد	۸۰

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد:۲۳ شمارہ:۵ ۶ تا ۱۲/جمادی الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۵/جون تا یکم جولائی ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اداریہ		4
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عفو و درگزر	(حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ)	6
اخلاقی برتری کی ضرورت	(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	9
والدین کے ساتھ حسن سلوک	(مولانا عبداللہ عباس)	13
بہاءاللہ سے مرزا قادیانی تک	(مولانا محمد نذر رحمانی)	16
مولانا اللہ وسایا کا دورہ اندرون سندھ	(طارق محمود صدیقی)	20
اخبار عالم پر ایک نظر	(مولانا سید رشید احمد حمیدیؒ)	23
نتائج ردِ قادیانیت و عیسائی کورس کوئٹہ		25

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اظہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور راؤ
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۶۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۵۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امریکا‘ بنگلہ دیش اور قادیانی

گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں قادیانی مطبوعات پر حکومت بنگلہ دیش نے مسلمانوں کے مطالبے پر پابندی لگائی‘ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانان بنگلہ دیش نے اپنے ملک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ ان واقعات کے بعد امریکی حکومت کی معاون وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کرسٹینا روکا نے بنگلہ دیش میں واقع ایک قادیانی عبادت گاہ کا دورہ کیا جس کی رپورٹ پاکستانی اخبارات میں اس انداز سے شائع ہوئی:

”کرسٹینا روکا کا بنگلہ دیش میں قادیانی عبادت گاہ کا دورہ

ڈھاکہ (مانیٹرنگ ڈیسک) امریکہ کی معاون وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا کرسٹینا روکا نے بنگلہ دیش کے اپنے دورے کے دوران قادیانیوں کی عبادت گاہ کا دورہ کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق کرسٹینا روکا کے قادیانی عبادت گاہ کے دورے کا مقصد بنگلہ دیش میں احمدی گروپ پر بنگلہ دیش میں موجود دباؤ اور ان کے مسائل کے بارے جاننا تھا۔ کرسٹینا روکا نے اس دورے کے بعد ڈھاکہ میں نیوز کانفرنس میں کہا کہ انہیں بنگلہ دیش میں احمدی گروپ کے حوالے سے موجود دباؤ پر شدید تشویش ہے۔ کرسٹینا روکا نے اپنے خدشات کے حوالے سے بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کو بھی آگاہ کیا ہے۔ تاہم کرسٹینا روکا نے بتایا کہ انہیں اس حوالے سے بنگلہ دیشی حکومت نے کوئی یقین دہانی نہیں کرائی ہے۔“ (روزنامہ امت کراچی ۲۰/مئی ۲۰۰۴ء)

اس واقعہ سے قادیانیوں کو شہ ملی۔ گزشتہ دنوں انہوں نے ایک پریس کانفرنس کی اور پاکستان پر الزام عائد کیا کہ وہاں سے بعض مسلم رہنما آ کر بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف اکساتے ہیں۔ ”نیو ایج“ (NEW AGE) کی خبر کے مطابق یہ الزام انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں عائد کیا جس میں انہوں نے کہا کہ بیرونی قوتیں ملک میں مذہبی منافروں کی پشت پناہی کر رہی ہیں تاکہ بنگلہ دیش میں قادیانی مخالف تحریک چلائی جائے۔ انہوں نے قادیانی مطبوعات پابندی عائد کرنے کی مذمت کرتے ہوئے بنگلہ دیشی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے مسلمانان بنگلہ دیش پر یہ جھوٹا اور بے بنیاد الزام عائد کیا کہ مسلمانوں نے قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور رہائش گاہوں کو حملوں کا نشانہ بنایا ہے۔ غور کیا جائے تو یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ قادیانیوں نے بنگلہ دیشی حکومت کے قادیانیت مخالف اقدامات کے جواب میں امریکی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور امریکی حکومت ان کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ کرسٹینا روکا کا لب ولہجہ وہی ہے جو پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم کی کسی فرضی رپورٹ کے اجراء کے موقع پر کسی امریکی عہدیدار کا ہوتا ہے۔ امریکی حکومت کی جانب سے قادیانیوں کی بے جا حمایت کا سلسلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ امریکی اداروں بالخصوص ان کے سرکاری اداروں کی اکثر رپورٹیں پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف اب انہی بنیادوں پر مبنی ہیں کہ وہ قادیانیوں پر مظالم میں ملوث ہیں۔ اسلام سے بغض کی عینک لگا کر دیکھنے والے امریکی حکمران قادیانیت نوازی کی تمام حدود پار کر چکے ہیں۔ وہ پاکستان پر امتناع قادیانیت سے متعلق قوانین کو حذف کرنے کے لئے کئی مرتبہ دباؤ ڈال چکے ہیں۔ لیکن وہ یہ بات بھول رہے ہیں کہ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم اور قوانین کے پیچھے قربانیوں کی ایک لمبی تاریخ ہے جو ایک صدی پر محیط جدوجہد اور ہزاروں مسلمانوں کے خون سے رقم ہوئی ہے‘ امریکی حکومت کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے لئے حساس موضوعات پر ان کے خلاف چلنے کے بجائے ان موضوعات پر کوئی ردعمل ظاہر کرنے یا لائحہ عمل طے کرنے سے دور رہا کرے ورنہ پوری مسلم برادری اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی اور جائے پناہ کے حصول کے لئے نیو ورلڈ آرڈر کے علمبرداروں کو کسی ”نیو ورلڈ“ کی تلاش میں نکلنا پڑے گا۔

دوسری طرف قادیانیوں کو دیکھا جائے تو انہوں نے اپنی پریس کانفرنس میں وہی الزامات عائد کئے ہیں جو پاکستان میں قادیانی اقلیت پاکستانی حکومت کے خلاف عائد کرتی رہی ہے۔ انہی الزامات کو بنیاد بنا کر قادیانی امریکا‘ برطانیہ‘ کینیڈا‘ جرمنی سمیت دیگر یورپی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ یہی وہ الزامات ہیں جو امریکا اور

یورپی ممالک کی انسانی حقوق کی نام نہاد خلاف ورزی پر مشتمل ان بوگس رپورٹوں کا منبع ہیں جن کی وجہ سے آئے دن پاکستان کو عالمی برادری کے سامنے غلط اور بے جا تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بنگلہ دیش میں بسنے والے قادیانیوں کے الزامات بھی اتنے ہی غلط ہیں جتنا کہ پاکستان میں بسنے والے قادیانیوں یا پاکستان سے فرار ہو کر امریکا اور یورپی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے والے قادیانیوں کے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ قادیانی کسی ملک کے وفادار نہیں بلکہ صرف اپنی قادیانی جماعت کے وفادار ہیں۔ اس وفاداری کو نبھانے کے لئے وہ آخری حد تک جانے کے لئے تیار ہیں۔ حب الوطنی انہیں چھو کر نہیں گزری۔ وہ اسلام اور ملک کو نقصان پہنچانے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں آج تک کسی قادیانی عبادت گاہ یا کسی قادیانی کی رہائش گاہ پر حملہ نہیں کیا گیا لیکن اس کے باوجود قادیانیوں نے پوری دنیا میں یہ شور مچایا ہوا ہے پاکستان میں ان پر ظلم ہوتا ہے اور مسلمان ان کی عبادت گاہوں اور رہائش گاہوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اس جھوٹ کو مزید پر اثر بنانے کے لئے قادیانیوں نے پولیس کی وردی پہن کر اور مسلمانوں کے انداز و اطوار اپنا کر خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی اور یہ کہنے کی کوشش کی کہ مسلمان پولیس افسران اور مسلم عوام نے ہماری عبادت گاہوں پر حملہ کیا اور اس کی بے حرمتی کی۔ خباثت کی انتہا یہ کہ اس کی تصویریں لے کر انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ پر نمایاں کی۔ حالانکہ واقفان حال جانتے ہیں کہ قادیانی تو اتنے رذیل ہیں کہ وقت پڑنے پر مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی ماں، بہن کی گالیاں دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی طرح یہی کچھ قادیانیوں کی رہائش گاہوں پر حملہ کی فرضی کہانیوں اور الزامات کے بارے میں بھی سمجھ لیجئے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں قادیانیوں نے یہی شور مچایا ہوا ہے لیکن سوائے اپنے آقاؤں کی حمایت حاصل کرنے کے کوئی سنجیدہ قوت ان کے الزامات کی تائید کرنے کو تیار نہیں۔ ہم اس موقع پر حکومت بنگلہ دیش سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی پیروی میں اپنے ملک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرتے ہوئے ان سرگرمیوں کو قانوناً جرم قرار دے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان کی طرح بنگلہ دیش میں بھی جلد ہی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا اور پھر یہ سلسلہ تمام مسلم ممالک میں پھیل جائے گا۔

قادیانیوں کے نصیب میں ذلت ہی ذلت لکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے تاج نبوت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس سر سے کھینچ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے غلاظت بھرے سر پر رکھنے کی کوشش کی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ توہین کی جو بد بخت سے بد بخت انسان بھی کرنا گوارا نہیں کرتا۔ یہ جرم ناقابل برداشت تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قیامت تک کے لئے ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر بن گئی۔ الحمد للہ! پہلے وہ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پائے اور ان کے خلاف قوانین منظور ہوئے پھر جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اب بنگلہ دیش کی باری ہے جہاں انشاء اللہ وہ غیر مسلم اقلیت قرار پائیں گے۔ قادیانی اگر اس دائمی ذلت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان کے پاس ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے غلط عقائد سے توبہ کر لیں اور مرزا قادیانی کا دامن چھوڑ کر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لیں اور اسلامی عقائد و اعمال کو اختیار کر لیں۔ قیامت کے دن اسلامی عقیدے کے سوا اور کسی عقیدے پر نجات نہیں ہوگی۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر، چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر

تم نے دشمنوں کو پیار کرنے کا وعظ سنا ہوگا' لیکن اس کی عملی مثال نہیں دیکھی ہوگی۔ آؤ مدینہ کی سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں' میں تم کو دکھاؤں۔ مکہ کے حالات چھوڑتا ہوں کہ میرے نزدیک تلگوئی' بے کسی اور معذوری' عفو و درگز اور رحم کے ہم معنی نہیں ہے۔ ہجرت کے وقت قریش کے رئیس یہ اشتہار دیتے ہیں کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر قلم کرلائے گا' اس کو سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے۔ سراقہ بن جعشم اس لالچ میں مسلح ہوکر آپ کے تعاقب میں گھوڑا اڑاتا ہے' قریب پہنچ جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ گھبرا جاتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہیں' تین مرتبہ (سراقہ کے) گھوڑے کے پاؤں دھنس جاتے ہیں۔ سراقہ تیر کے پانسے نکال کر فال دیکھتا ہے' ہر دفعہ جواب آتا ہے کہ ان کا پیچھا نہ کرو' نفسی یعنی سائیکولاجیکل حیثیت سے سراقہ مرعوب ہو چکتا ہے' واپسی کا عزم کرلیتا ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دیتا ہے اور خط امان کی درخواست کرتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا قریش پر غالب کردے تو مجھ سے باز پرس نہ ہو' آپؐ یہ امان نامہ لکھوا کر اس کے حوالے کرتے ہیں۔ فتح مکہ کے بعد وہ اسلام لاتا ہے' تاہم آپ اس سے یہ نہیں پوچھتے کہ سراقہ! تمہارے اس دن کے جرم کی اب کیا سزا ہو؟

ابوسفیان کون ہے؟ وہ جو بدر' احد' خندق وغیرہ لڑائیوں کا سرغنہ تھا' جس نے کتنے مسلمانوں کو تہ تیغ کرایا' جس نے کتنی دفعہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ کیا' جو ہر قدم پر اسلام کا سخت ترین دشمن ثابت ہوا' لیکن فتح مکہ سے پہلے جب حضرت عباسؓ کے ساتھ آپ کے سامنے آتا ہے تو اس کا ہر جرم اس کے قتل کا مشورہ دیتا ہے مگر رحمت عالم کا عفو عام ابوسفیان سے کہتا ہے کہ ڈر کا مقام نہیں' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقام کے جذبہ سے بالاتر ہیں' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اس کو معاف فرماتے ہیں بلکہ یہ بھی فرماتے ہیں:

"من دخل دار ابی سفیان کان امنا"

حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ

ترجمہ: "جو ابوسفیان کے گھر پناہ لے گا' اس کے لئے بھی امن ہے۔"

ہند' ابوسفیان کی بیوی' وہ ہند جو احد کے معرکہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ گا گا کر قریش کے سپاہیوں کا دل بڑھاتی ہے' وہ جو حضورؐ کے سب سے محبوب چچا اور اسلام کے ہیرو حضرت حمزہؓ کی لاش کے ساتھ بے ادبی کرتی ہے' ان کے سینہ کو چاک کرتی ہے' ان کے کان ناک' کاٹ کر ہار بناتی ہے' کلیجہ کو نکال کر چبانا چاہتی ہے' لڑائی کے بعد اس منظر کو دیکھ کر آپؐ بیتاب ہو جاتے ہیں' وہ فتح مکہ کے دن نقاب پوش سامنے آتی ہے اور یہاں بھی گستاخی سے باز نہیں آتی' لیکن حضورؐ پھر بھی کچھ تعرض نہیں فرماتے اور یہ بھی نہیں پوچھتے کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ عفو عام کی اس معجزانہ مثال کو دیکھ کر وہ پکار اٹھتی ہے: "اے محمد! آج سے پہلے تمہارے خیمہ سے زیادہ کسی خیمہ سے مجھے نفرت نہ تھی' لیکن آج تمہارے خیمہ سے زیادہ کسی کا خیمہ مجھے محبوب نہیں ہے۔"

وحشی حضرت حمزہؓ کا قاتل فتح طائف کے بعد بھاگ کر کہیں چلا جاتا ہے اور جب وہ مقام بھی فتح ہو جاتا ہے تو کوئی دوسری جائے پناہ نہیں ملتی۔ لوگ کہتے ہیں: "وحشی تم نے ابھی محمد کو پہچانا نہیں' تمہارے لئے خود محمدؐ کے آستانہ سے بڑھ کر کوئی دوسری جائے امن نہیں ہے۔" وحشی حاضر ہو جاتا ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں' آنکھیں نیچی کرلیتے ہیں' پیارے چچا کی شہادت کا منظر سامنے آجاتا ہے' آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں' قاتل سامنے موجود ہے مگر صرف یہ ارشاد ہوتا ہے: "وحشی! جاؤ میرے سامنے نہ آیا کرو کہ شہید چچا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔"

عکرمہؓ اسلام' مسلمانوں اور خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے دشمن یعنی ابوجہل کے بیٹے تھے' جس نے آپؐ کو سب سے زیادہ تکلیفیں پہنچائیں' وہ خود بھی اسلام کے خلاف لڑائیاں لڑ چکے تھے' جب مکہ فتح ہوا تو ان کو اپنے اور اپنے خاندان کے تمام جرائم یاد تھے' وہ بھاگ کر یمن چلے گئے' ان کی اہلیہ مسلمان ہو چکی تھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان چکی تھیں' وہ خود یمن گئیں' عکرمہ کو

تسلی دی اور ان کو ساتھ لے کر مدینہ آ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کی خبر ہوتی ہے تو ان کے خیر مقدم کے لئے اس تیزی سے اٹھتے ہیں کہ جسم مبارک پر چادر تک نہیں رہتی، پھر جوش مسرت میں فرماتے ہیں: اے مہاجر سوار! تمہارا آنا مبارک۔ غور کرو! یہ مبارک باد کس کو دی جارہی ہے، یہ خوشی کس کے آنے پر ہے، یہ معافی نامہ کس کو عطا ہو رہا ہے، اس کو جس کے باپ نے آپ کو مکہ میں سب سے زیادہ تکلیفیں پہنچائیں، جس نے آپؐ کے جسم مبارک پر نجاست ڈلوائی، جس نے بحالت نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنا چاہا، جس نے آپؐ کے گلے میں چادر ڈال کر آپ کو پھانسی دینی چاہی، جس نے دارالندوہ میں آپ کے قتل کا مشورہ دیا، جس نے بدر کا معرکہ برپا کیا اور صلح کی ہر تدبیر کو ناکام بنایا، آج اس کی جسمانی یادگار کی آمد پر یہ مسرت اور شادمانی ہے۔

ہبار بن الاسود وہ شخص ہے جو ایک حیثیت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا قاتل ہے اور کئی شرارتوں کا مرتکب ہو چکا ہے، مکہ کی فتح کے موقع پر اس کا خون ہدر کیا جاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ بھاگ کر ایران چلا جائے لیکن پھر کچھ سوچ کر سیدھا دربار دولت پر حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے: یارسول اللہ! میں بھاگ کر ایران چلا جانا چاہتا ہوں، لیکن پھر مجھے حضور کا رحم وکرم اور عفو وحلم یاد آیا، میں حاضر ہوں، میرے جرائم کی جو اطلاعات آپ کو ملی ہیں وہ سب درست ہیں، اتنا سنتے ہی آپ کی رحمت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

عمیر بن وہب بدر کے بعد ایک قریشی رئیس کی سازش سے اپنی تلوار زہر میں بجھا کر مدینہ آتا ہے اور اس تاک میں رہتا ہے کہ موقع پا کر نعوذ باللہ آپ کا کام تمام کر دے کہ ناگاہ وہ گرفتار ہو جاتا ہے، مگر وہ رہا کر دیا جاتا ہے۔

صفوان بن امیہ یعنی وہ رئیس جس نے عمیر کو آپؐ کے قتل کے لئے بھیجا تھا اور جس نے عمیر سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم اس مہم میں مارے گئے تو تمہارے اہل وعیال اور قرضہ کا میں ذمہ دار ہوں، فتح مکہ کے بعد وہ ڈر کر جدہ بھاگ جاتا ہے کہ سمندر کے راستہ سے یمن چلا جائے، وہی عمیر خدمت نبوی میں آ کر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! صفوان اپنے قبیلہ کا رئیس ڈر کی وجہ سے بھاگ گیا ہے کہ اپنے کو سمندر میں ڈال دے۔ ارشاد ہوتا ہے "اس کو امان ہے" عمیر دوبارہ گزارش کرتے ہیں کہ اس امان کی کوئی نشانی مرحمت ہو کہ اس کو یقین آئے۔ آپؐ اپنا عمامہ اتار کر دیتے ہیں۔ عمیر یہ عمامہ لے کر صفوان کے پاس پہنچتے ہیں، صفوان کہتا ہے: "مجھے محمدؐ کے پاس جانے میں اپنی جان کا خطرہ ہے" وہ عمیر جو زہر میں تلوار بجھا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے گئے تھے، صفوان سے کہتے ہیں: "اے صفوان! ابھی تم کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم اور عفو کا حال معلوم نہیں ہے۔" صفوان آستانہ نبوی پر حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ تم نے مجھے امان دی ہے، کیا یہ سچ ہے؟ لیکن میں تمہارا دین ابھی قبول نہیں کروں گا، مجھے دو مہینے کی مہلت دو۔ آپ فرماتے ہیں: تمہیں دو نہیں چار مہینے کی مہلت ہے لیکن یہ مہلت ختم بھی نہ ہونے پائی کہ دفعتاً اس کے دل کی کیفیت بدل جاتی ہے اور وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔

آپؐ خیبر جاتے ہیں جو یہودیوں کی قوت کا سب سے بڑا مرکز ہے، لڑائیاں ہوتی ہیں، شہر فتح ہوتا ہے، ایک یہودیہ دعوت کرتی ہے، آپؐ بلا پس وپیش دعوت منظور فرماتے ہیں، یہودیہ جو گوشت پیش کرتی ہے اس میں زہر ملا ہوتا ہے، آپ گوشت کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہیں کہ آپ کو اطلاع ہو جاتی ہے، یہودیہ بلائی جاتی ہے، وہ اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے لیکن رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے اس کو کوئی سزا نہیں ملتی، حالانکہ اس زہر کا اثر آپ کو اس کے بعد عمر بھر محسوس ہوتا رہا۔

غزوۂ نجد سے واپسی کے وقت آپ تنہا ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے ہیں، دوپہر کا وقت ہے، آپ کی تلوار درخت سے لٹک رہی ہے، صحابہ کرامؓ ادھر ادھر درختوں کے سایہ میں لیٹے ہیں، کوئی پاس نہیں ہے، ایک بدو تاک میں رہتا ہے، وہ اس وقت سیدھا آپؐ کے پاس آتا ہے، درخت سے آپ کی تلوار اتارتا ہے، پھر نیام سے باہر کھینچتا ہے، اتنے میں آپ کی آنکھ کھل جاتی ہے، وہ بدو تلوار ہلا کر پوچھتا ہے: محمدؐ! بتاؤ اب کون تم کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ ایک پراطمینان صدا آتی ہے: "اللہ!" اس غیر متوقع جواب کو سن کر وہ مرعوب ہو جاتا ہے، تلوار نیام میں کر لیتا ہے، صحابہ کرامؓ آجاتے ہیں، بدو بیٹھ جاتا ہے اور آپؐ اس سے کوئی تعرض نہیں فرماتے۔

ایک مرتبہ ایک اور کافر گرفتار ہو کر آتا ہے کہ یہ قتل کے لئے آپ کی گھات میں تھا، وہ سامنے پہنچتا ہے تو آپ کو دیکھ کر ڈر جاتا ہے، آپؐ اس کو تسلی دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر تم قتل کرنا چاہتے بھی تب بھی نہیں کر سکتے تھے۔ غزوۂ مکہ میں اسی آدمیوں کا دستہ گرفتار ہوا جو جبل تنعیم سے اتر کر آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ آپ کو خبر ہوئی تو فرمایا: ان کو چھوڑ دو۔

دوستو! طائف کو جانتے ہو، وہ طائف جس نے مکہ کے عہد ستم میں آپ کو پناہ نہیں دی، جس نے آپؐ کی بات بھی سنی نہیں چاہی، جہاں کے رئیس عبدیالیل کے خاندان نے آپ سے استہزاء کیا، بازاریوں کو اشارہ کیا کہ وہ آپ کی ہنسی اڑائیں، شہر کے اوباش ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور دورویہ کھڑے ہو گئے اور

جب آپؐ ان کے بیچ میں سے گزرے تو دونوں طرف سے پتھر برسائے' یہاں تک کہ پائے مبارک زخمی ہوگئے' دونوں جوتیاں خون سے بھر گئیں' جب آپؐ تھک کر بیٹھ جاتے تو یہ شریر آپؐ کا بازو پکڑ کر اٹھا دیتے' جب آپؐ چلنے لگتے تو پھر پتھر برساتے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن اس قدر تکلیف پہنچی تھی کہ نو برس کے بعد جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن دریافت فرمایا کہ یارسول اللہ! تمام عمر میں آپؐ پر سب سے زیادہ سخت دن کون سا آیا؟ تو آپؐ نے اسی طائف کا حوالہ دیا۔

۸ ہجری میں مسلمانوں کی فوج اسی طائف کا محاصرہ کرتی ہے' ایک مدت تک محاصرہ جاری رہتا ہے' قلعہ فتح نہیں ہوتا' بہت سے مسلمان شہید ہوجاتے ہیں۔ آپؐ واپسی کا ارادہ کرتے ہیں' پُرجوش مسلمان نہیں مانتے' طائف پر بددعا کرنے کی درخواست کرتے ہیں' آپؐ ہاتھ اٹھاتے ہیں مگر کیا فرماتے ہیں: ''اے اللہ! طائف کو ہدایت کر اور اس کو اسلام کے آستانے پر جھکا۔'' دوستو! یہ کس شہر کے حق میں دعائے خیر ہے' وہی شہر جس نے آپؐ پر پتھر برسائے تھے' آپ کو زخمی کیا تھا اور آپ کو پناہ دینے سے انکار کیا تھا۔

احد کے غزوہ میں دشمن حملہ کرتے ہیں' مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں' آپ نرغۂ اعداء میں ہوتے ہیں' آپؐ پر پتھر' تیر اور تلوار کے وار ہورہے ہیں' دندانِ مبارک شہید ہوتا ہے' خود کی کڑیاں رخسار مبارک میں گڑ جاتی ہیں' چہرہ مبارک خون سے رنگین ہوجاتا ہے' اس حالت میں بھی آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ آتے ہیں: ''وہ قوم کیسے نجات پائے گی جو اپنے پیغمبر کے قتل کے درپے ہے' اے اللہ! میری قوم کو ہدایت کر کہ وہ جانتی نہیں ہے۔'' یہ ہے ''تو اپنے دشمن کو پیار کر'' کے زبانی وعظ پر عمل! جو صرف شاعرانہ فقرہ نہیں' بلکہ عملی نمونہ ہے۔

وہی ابن عبد یالیل جس کے خاندان نے طائف میں آپؐ کے ساتھ یہ مظالم کئے تھے' جب طائف کا وفد لے کر مدینہ آتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی مقدس مسجد میں خیمہ گاڑ کر اتارتے ہیں۔ ہر روز نماز عشاء کے بعد اس کی ملاقات کو جاتے ہیں اور اپنی رنج بھری مکہ کی داستان سناتے ہیں' کس کو؟ اس کو جس نے آپؐ پر پتھر برسائے تھے اور آپؐ کو ذلیل کیا تھا' یہ ہے ''تو اپنے دشمن کو پیار کر اور معاف کر''۔

جب مکہ فتح ہوا تو حرم کے صحن میں' کس حرم کے صحن میں؟ جہاں آپؐ کو گالیاں دی گئیں' آپ پر نجاستیں پھینکی گئیں' آپؐ کے قتل کی تجویز منظور ہوئی' قریش کے تمام سردار مفتوحانہ کھڑے تھے' ان میں وہ بھی تھے جو اسلام کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے تھے' وہ بھی تھے جو آپ کو جھٹلایا کرتے تھے' وہ بھی تھے جو آپ کی ہجویں کہا کرتے تھے' وہ بھی تھے جو آپ کو گالیاں دیا کرتے تھے' وہ بھی تھے جو خود اس پیکر قدسی کے ساتھ گستاخیوں کا حوصلہ رکھتے تھے' وہ بھی تھے جنہوں نے آپ پر پتھر پھینکے تھے' آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے' آپؐ پر تلواریں چلائی تھیں' وہ بھی تھے جنہوں نے آپؐ کے عزیزوں کا خون ناحق کیا تھا' ان کے سینے چاک کئے تھے اور ان کے دل و جگر کے ٹکڑے کئے تھے' وہ بھی تھے جو غریب اور بے کس مسلمانوں کو ستاتے تھے' ان کے سینوں پر اپنی جفاکاری کی آتشیں مہریں لگاتے تھے' ان کو جلتی ریت پر لٹاتے تھے' دہکتے کوئلوں سے ان کے جسم کو داغتے تھے' نیزوں کی انی سے ان کے بدن چھیدتے تھے' آج یہ سب مجرم سرنگوں سامنے تھے' پیچھے دس ہزار خون آشام تلواریں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ کی منتظر تھیں' دفعتاً زبان مبارک کھلتی ہے' سوال ہوتا ہے: قریش! بتاؤ میں آج تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں؟ جواب ملتا ہے: محمدؐ! تو ہمارا شریف بھائی اور شریف بھتیجا ہے' ارشاد ہوتا ہے کہ آج میں وہی کہتا ہوں جو یوسفؑ نے اپنے ظالم بھائیوں سے کہا تھا کہ ''لاتثریب علیکم الیوم'' (آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں) ''اذھبوا فانتم الطلقاء'' (جاؤ تم سب آزاد ہو)۔

یہ ہے ''دشمنوں کو پیار کرنا اور معاف کرنا''۔ یہ ہے اسلام کے پیغمبر کا عملی نمونہ اور عملی تعلیم جو صرف خوش بیانیوں اور شیریں زبانیوں تک محدود نہیں بلکہ دنیا میں واقعہ اور عمل بن کر ظاہر ہوتی ہے۔

یہی نکتہ ہے جس کے باعث تمام دوسرے مذاہب اپنے پیغمبروں اور رہنماؤں کے میٹھے میٹھے الفاظ کی طرف دنیا کو بلاتے ہیں اور بار بار ان ہی کو دہراتے ہیں کہ ان کے سوا ان کے پاس کوئی چیز نہیں اور اسلام اپنے پیغمبرؐ کے صرف الفاظ نہیں' بلکہ عمل اور سنت کی دعوت دیتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت فرمایا تھا: میں تم میں دو مرکز ثقل چھوڑ جاتا ہوں' اللہ کی کتاب اور اپنا عملی راستہ۔

یہی دونوں مرکز ثقل اب تک قائم ہیں اور تاقیامت قائم رہیں گے' اسی لئے اسلام کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے پیغمبر کی سنت کی پیروی کی بھی دعوت دیتا ہے:

''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ.''

ترجمہ: ''لوگو! تمہارے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہتر پیروی ہے۔''

☆☆......☆☆

اخلاقی برتری کی ضرورت

آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے:

حضرات! مجھے آپ سے جس مسئلہ پر کچھ کہنا ہے وہ ہمارا آپ کا مشترک مسئلہ ہے' مسائل بہت ہیں' ایک ایک مسئلہ کو الگ الگ سوچیں تو بہت دیر لگے گی اور بات بہت دور پہنچ جائے گی' یہ زندگی کا بڑا دردناک سانحہ ہے کہ یہاں ''آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے'' اس خرابی کی جڑ کیا ہے؟ اس پر ہاتھ رکھنا ہے۔

آپ میونسپلٹی کے واٹر ورکس کے نظام سے واقف ہیں؟ اگر یہاں نلوں سے خراب پانی آنے لگے جو معدہ کو خراب کرے اور اس میں بیماریوں کے جراثیم ہوں تو ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہر شخص اپنے گھر کے نل میں کپڑا باندھ لے' پانی چھان کر پیے یا ابال کر پیئے' لیکن ہوشیاری یہ ہے کہ واٹر ورکس کو صاف اور درست کرنے کی فکر کی جائے' شہر کے منتظم سے درخواست کی جائے' وہ اسے درست کرے' ہم اگر کپڑا باندھ کر یا چھان کر پی لیں گے تو بہت سے راستہ چلتے ناواقف پیاسے ہوتے ہیں' (وہ نل سے) منہ لگا دیتے ہیں' ان کی حفاظت کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ اس میں کون سا طریقہ درست ہے؟

آج انسانیت کا واٹر ورکس خراب ہو گیا ہے' جہاں سے زندگی ابلتی ہے وہ دہانہ خراب ہو گیا ہے' زندگی کے بجلی گھر میں خرابی آ گئی' جہاں سے سارے شہر میں بجلی تقسیم ہوتی ہے' انسانیت گھلتی پگھلتی جا رہی ہے' چور بازاری' رشوت ستانی' دھوکہ بازی کا دور دورہ ہے' آج کا انسان ان سب گندگیوں میں مبتلا ہے' آج کے فکر مند انسان ان نتائج پر جھنجھلا رہے ہیں' لیکن غصہ کس پر اتارا جائے اور اس کا ذمہ دار کس کو سمجھا جائے؟

اصل مجرم کون ہے:

آپ تو انسان ہیں' جانور بھی اس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ ان کا دشمن کون ہے؟ کتا بھی مارنے والے ہاتھ پر دوڑتا ہے' ڈھیلے سے نہیں الجھتا'

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

گدھے کی بے وقوفی ضرب المثل ہے' اسے ڈھیلا ماریئے تو وہ مارنے والے ہی کے پیچھے غصہ میں دوڑے گا' وہ سمجھتا ہے کہ خرابی کی جڑ اور مصیبت کا سرچشمہ کہاں ہے؟ ہم آپ جانور سے بھی گئے گزرے' شیشہ کے محل میں رہتے ہیں' چاروں طرف سے ڈھیلے برس رہے ہیں' ایک ہاتھ ہے جو برسا رہا ہے' ہمیں وہ ہاتھ نظر نہیں آتا' ڈھیلے پر غصہ اتار رہے ہیں' وہ ہاتھ مطمئن ہے کہ نظر سے اوجھل ہے اور دل کھول کر ڈھیلے برسا رہا ہے' بڑے بڑے لال بجھکڑ ڈھیلوں میں الجھے ہوئے ہیں' انسانیت کے سدھار کے غور و فکر میں عام مفکرین کا یہی حال ہے' ہر ایک کے سوچنے کا طریقہ ہوتا ہے۔

پیغمبروں کے سوچنے کا طریقہ:

ہمارے سوچنے کا طریقہ پیغمبروں کا طریقہ ہے (یعنی ہم انبیاء کی پیروی میں ان کے طرز پر سوچتے ہیں)' ہم پورے غور و فکر اور کافی تجربے کے بعد بالکل مطمئن ہو گئے ہیں کہ پیغمبر سسکتی ہوئی انسانیت کے مسائل کو جس انداز سے حل کرتے ہیں' وہی صحیح طریقہ ہے' جب اس طرز پر' اس بنیاد پر کام ہوا' انسانیت کے دل کی پھانسیں چن چن کر نکل گئیں' آنکھوں کی سوئیاں خود بخود باہر ہوئیں' ایسی محبت کا زمانہ آیا کہ سب طرف آرام و اطمینان ہو گیا' قرآن کہتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کا راستہ بتلانے والے آئے' ان کی تعلیمات پر زمانہ کے پردے پڑ گئے' کچھ ہمیں علمی غرور بھی ہو گیا' ہم پڑھ لکھ گئے' اس لئے ہمیں ہزار دو ہزار برس پہلے کے طریقہ کار فرسودہ معلوم ہوتے ہیں' اور اس طریقہ پر سوچنا ہمارے لئے عار سا بن گیا ہے' لیکن یہ حقیقت ہے کہ سورج سب سے پرانا ہے' نئی روشنی والے پرانے سورج سے آنکھیں نہیں بند کر سکتے' ہم نے پیغمبروں کا طریقہ اپنایا' ہم نے انسانیت کے سدھار کا مسئلہ ان سے سیکھا۔

وہ بتلاتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک مادہ ہوتا ہے' اگر کسی چیز کا سلسلہ کوئی بند کرنا چاہے اور اس کے نتائج سے بچنا چاہے تو اس کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا مادہ ہی پیدا نہ ہونے پائے' آپ کو ایک عام

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرینؐ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی واصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے ـــ بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءَ اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے